جولائی ۱۹۹۶

ماہنامہ
نعت
لاہور

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال

جلد ۹ جولائی ۱۹۹۶ء شمارہ ۷

حضور ﷺ کے لئے لفظ "آپ" کا استعمال

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر
اظہر محمود

مینیجر: اختر محمود

مشیرِ خصوصی:
چوہدری رفیق احمد باجواہ
ایڈووکیٹ

قیمت
۱۵ روپے (عام شمارہ)
۶۰ روپے (اشاعتِ خصوصی)
۲۰۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید، بک بائنڈنگ ہاؤس، ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

محبت کی اپنی زبان ہے
اپنائیت اپنا منفرد لہجہ رکھتی ہے
لاڈ پیار کے القاب زبان و بیان کے مروجہ اسلوب کی میزان پر نہیں تولے جاتے
مگر
خود احتسابی کی اہمیت سب سے پہلے ہے —،

کیا ہم واقعی محبت کی زبان میں شعر کہہ رہے ہیں؟
کیا ہم اپنائیت کے اس درجے پر ہیں کہ ہمارا لہجہ اپنی انفرادیت کا جواز رکھتا ہے؟
ہماری ممدوح ہستی نے ہمارے لاڈ پیار کی کتنی پذیرائی کی ہے، اور خود ہمارے ساتھ اس نوعیت کا رشتہ استوار فرمایا ہے؟
ہمیں بے تکلفی کا اجازت نامہ کس اتھارٹی نے جاری کیا ہے؟؟
اگر محاسبۂ نفس کا یہ امتحان آپ کو کامیاب قرار دیتا ہے تو فبہا —
لیکن
اگر آپ میری طرح احتساب کے سوالنامے کا سامنا کرنے میں حجاب محسوس کرتے ہیں،
ممدوحِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علوِ مرتبت اور اپنی کم مائیگی، بے بضاعتی اور کم علمی کا شدید احساس آپ کا دامن گیر ہے،
عظمتِ مقامِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ادراک ذہن و قلب پر مرتسم ہے،
بارگاہِ سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے قرآنی آداب آپ کے سامنے ہیں،
تو بہتر یہی ہے کہ خالق و مالک کے محبوبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر ادب کے لہجے میں کیجیے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطاب کرتے ہوئے سراپا احترام بن جائیے
امتی اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والثناء کا جتنا ادب کرے گا، فائدے میں رہے گا!!

فہرست

تقدیم

دورِ حاضر، عہدِ نعت ہے۔ آج نعت نے اپنے آپ کو منوا لیا ہے۔ جو لوگ نعت نہیں کہتے تھے، نعت کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جو لوگ نعت نہیں چھاپتے تھے، نعت چھاپنے لگے ہیں۔ جو نعت نہیں پڑھتے اور نہیں سُنتے تھے، پڑھ اور سُن رہے ہیں۔ نعت کے مجموعے اور منتخباتِ نعت شائع ہو رہے ہیں۔ رسائل و جرائد "نعت نمبر" نکال رہے ہیں۔ ماہنامہ "نعت" ساڑھے آٹھ سال سے پوری باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ کراچی سے ماہنامہ "حمد و نعت" بھی چھپ رہا ہے۔ تحقیق و تنقید کے حوالے سے بھی کام شروع ہے۔ نعت خوانی کی محافل نے بھی فروغِ نعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگرچہ اِن محافل میں معیاری نعت سے عام طور پر صَرفِ نظر کیا جاتا ہے اور زیادہ تر متشاعروں کی مترنم بحروں میں کہی گئی، غیر معیاری نعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں۔ بہر حال، نعت ایوارڈ بھی جاری ہیں۔ اور، معاشرے میں، ادب میں، کسی حد تک تنقید و تحقیق میں اور محافل میں نعت کا غلغلہ ہے۔ وہ جو نعت کہنے، پڑھنے، سننے کے قائل نہیں تھے، وہ بھی اِدھر آ گئے ہیں۔ جو مذہبی شاعری کو شاعری ہی نہیں سمجھتے تھے، اب اپنے نظریات تبدیل کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں۔ جو دُنیوی محبوب کی لایعنی توصیف ہی کو "توشۂ دنیا و آخرت" جانتے تھے، محبوبِ حقیقی (صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلم) کے حُسنِ صورت اور حُسنِ سیرت میں تر زباں ہو گئے ہیں۔

اس سے جہاں نعت کا کینوس وسیع ہوا ہے، نعت میں نئی لفظیات در آئی ہیں، جدید انداز و اُسلوب میں بھی منعوتِ حقیقی ﷺ کا ذکرِ خیر ہونے لگا ہے ---- وہاں، نعت میں بے احتیاطیاں بھی فروغ پا رہی ہیں۔ کہیں حدودِ نعت کا لحاظ نظر نہیں آتا، کہیں آدابِ نعت سے بے پروائی کو اختیار کیا جا رہا ہے، کہیں محض ترنم کے بل پر زبان و بیان سے بے اعتنائی اور الفاظ و تراکیب کے مفاہیم سے لاعلمی عجیب گُل کھلا رہی ہے۔

عہدِ نعت میں جہاں بے احتیاطیاں فروغ پا رہی ہیں، وہاں اِن بے احتیاطیوں کی نشاندہی کا ذوق بھی پنپ رہا ہے۔ مجلّہ "نعت رنگ" کراچی نے پچھلے ایک سال میں دو شمارے شائع کیے ہیں ان میں تنقیدِ نعت پر بھی مضامین ہیں۔ میں نے اپنے ضخیم انتخاب

"نعت کائنات" کے مبسوط مقدمے میں اِس کام کی پہل کر دی تھی۔ ماہنامہ "نعت" میں نعت کے موضوع پر چوریوں اور ڈاکوں کا ارتکاب کرنے والوں کا بھی تعاقب کیا جا رہا ہے، نعت کو محض جلبِ منفعت کا ذریعہ سمجھنے والوں کو بھی بے نقاب کرنے کی مہم شروع ہے، "نعت نمبروں" کے ذریعے غیر معیاری کام کرنے والوں کے کام کو کھدیڑنا بھی جاری ہے۔ اور، اِن شاء اللہ عنقریب مفادات کے اُن اسیروں کو بھی ہر سطح پر بے نقاب کیا جائے گا، جو حصولِ مفادات کے لیے نعت کے تقدُّس کو پامال کرتے ہیں۔

معاشرے میں نعت کے حوالے سے بیداری کی ایک لہر یہ دوڑی ہے کہ بیشتر شعرا نے حضور سرورِ کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ کے ساتھ تخاطُب کے لیے القاب و آداب کا زیادہ استعمال شروع کر دیا ہے، اور براہِ راست آپ ﷺ کے اسمِ ذات "محمد" ﷺ سے مخاطب ہونا کم ہو گیا ہے۔ پہلے مدینۂ طیّبہ کے لیے "یثرب" کا لفظ بھی استعمال ہوتا تھا، اب اس سلسلے کی وعیدیں سامنے آئی ہیں تو لوگوں نے اس لفظ کو ترک کر دیا ہے۔

یہی صورت حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کے لئے تُو، تم، تُمھارا وغیرہ کے استعمال کی ہے۔ پہلے اِن ضمائر کا استعمال بے دریغ ہوتا تھا، اب اس سلسلے میں بھی احتیاط کی جانے لگی ہے۔ میں نے اپنی پہلی چند نعتوں میں ایسا کیا، لیکن پھر ذوق نے مجبور کیا اور میں نے اہتماماً حضور ﷺ کے لئے تُو، تم یا وہ، اُس کے استعمال سے کنارہ کشی کر لی۔ چنانچہ میرے پہلے مجموعۂ نعت "وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ" (جو پہلی بار ۱۹۷۷ میں شائع ہوا) کی ۷۳ نعتوں میں سے پندرہ نعتیں ایسی ہیں جن میں یہ جسارت ملتی ہے۔ باقی نعتوں میں ایسا نہیں ہے۔ پھر "حدیثِ شوق" (مطبوعہ ۱۹۸۲) "سیرتِ منظوم" اور "۹۲" میں، "منظومات" کی نعتوں میں، "شہرِ کرم" (زیرِ طبع مجموعۂ نعت) میں اور "مدیحِ سرکار ﷺ" (زیرِ ترتیب مجموعۂ نعت) میں کہیں ایسا نہیں۔ حتیٰ کہ پنجابی مجموعۂ نعت "نعتاں دی اَئی" میں بھی یہ التزام موجود ہے کہ تُو، تم، اُس، وُہ قسم کے الفاظ حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے نہ آئیں۔

نعت نمبروں میں سب سے پہلے ماہنامہ "شام و سحر" لاہور نے نعت نمبر ۵ میں جو جنوری فروری ۱۹۸۶ میں شائع ہُوا، اعلان کیا کہ "زیرِ نظر نعت نمبر میں ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ صرف وہی نعتیں بارگاہِ رسالت ﷺ میں نذر کی جائیں جن میں رسالت مآب

ﷺ سے تخاطب کے لیے صیغۂ واحد حاضر یعنی تو، تیرا، تجھے کی جگہ تعظیمی صیغہ استعمال کیا گیا ہو۔" (ص ۷) پروفیسر افضال احمد انور نے اپنے مقالے "نعت گوئی اور آدابِ تخاطُب" (مشمولہ ماہنامہ "نعت" لاہور۔ "نعت کیا ہے" حصہ سوم۔ مئی ۱۹۹۵) میں لکھا۔ "خالد شفیق اور ان کے دیگر رفقا کو اللہ کریم اِس تشویق و تحریک پر جزائے خیر سے نوازے لیکن وہ اپنے اس دعوے کی مکمل طور پر بوجوہ پاسداری نہیں کر سکے۔ کیونکہ اِسی نعت نمبر ۵ کے صفحہ ۱۹ پر حفیظ تائبؔ کی نعت موجود ہے جس کے ہر شعر میں ختمی مرتبت ﷺ سے صیغۂ واحد حاضر سے خطاب کرتے ہوئے کلماتِ تخاطُب ترا، تری، ترے استعمال کیے گئے ہیں۔" (ص ۲۲)

اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ "شام و سحر" کے زیرِ نظر نعت نمبر (۵) میں صرف ایک حفیظ تائبؔ ہی کا استثنیٰ نہیں، غلام رسول عدیمؔ کی دو نعتوں میں بھی یہ بات موجود ہے۔ (ص ۱۳۸)

تیری معراج سے انساں کا نصیبہ جاگا
حق نے کر دی جو مقدّر میں رقم آج کی رات

ہر اک قدم پہ خیال آیا لوٹ جانے کا
کوئی غلام ترا جب چلا مدینے سے

میں تیرے شہر سے کچھ ایسا ہم کلام ہوا
نجانے شوق میں کیا کیا کہا مدینے سے

حفیظ تائبؔ اور غلام رسول عدیمؔ کے علاوہ، عبدالعزیز خالدؔ کی نظم "پیشوائے اوّلین و آخرین" میں بھی یہی صورت نظر آتی ہے:

"..... اے کہ تو نور و سلام
اے کہ تیری ذاتِ اقدس منبعِ نور و سلام" (ص ۴۴۳)

دوسرا معاملہ یہ ہے کہ آج تک اِس موضوع پر جہاں بات ہوئی ہے، صرف تُو، تم، تیرا، تمھارا، وغیرہ الفاظ پر ہوئی ہے۔ حالانکہ جب ہم صیغۂ واحد غائب میں "وہ، اس، اس کا، جس پر" وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں تو ذوقِ لطیف پر یہ الفاظ بھی ایسا ہی اثر ڈالتے ہیں۔ "شام و سحر" میں اس پہلو پر سِرے سے کوئی توجّہ ہی نہیں دی گئی اور عبدالعزیز خالدؔ، حافظ لدھیانوی، عاصی کرنالی، علیم ناصری، خواجہ عابد نظامی، قمر یزدانی، عارف رضا،

خاور لدھیانوی، ہارون الرشید ارشد، خالد علیم، امداد ہمدانی، طفیل حسین مزدور، حامد علی نقوی، یزدانی جالندھری، محمد اکرم رضا وغیرہ کے ہاں وہ، اس، اسی، اسے، جس، جسے، وغیرہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں (ص ۱۵، ۲۰، ۲۷، ۳۴، ۳۵، ۴۷، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۳، ۱۵۴، ۳۲۳، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۸۳، ۳۸۸، ۳۹۳، ۳۹۷، ۴۰۳)۔ قمر یزدانی کی ایک نعت کی ردیف "یا محمد ﷺ آپ ہیں" ہے (ص ۴۷)۔

انٹر سروسز پبلک ریلیشنز ڈائرکٹوریٹ، راولپنڈی کے ہفت روزہ "ہلال" نے ۳۰ مئی ۱۹۹۴ کو جو "نعتِ نبی المکرم ﷺ" نمبر شائع کیا، اس کے پہلے صفحے پر لکھا۔ "اس چمن زارِ نعت کے سارے پھول اور ساری نعتیں ہمارے قارئینِ کرام نے مرحمت فرمائیں لیکن ہم نے صرف وہی نعتیں شامل کی ہیں جن میں محبوبِ خدا حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کو تو، تم تمھارا، تیرا سے مخاطب نہیں کیا گیا۔ اس اندازِ تخاطُب میں کوئی ایک نعت بھی آپ کو اِس گُلدستے میں نہیں ملے گی"۔

انھوں نے دعوٰی تو "تُو، تم، تیرا، تمھارا" کے سلسلے میں کیا ہے لیکن پورے نعت نمبر میں کوشش یہ کی ہے کہ "وہ، اس، جس، اسی، اسے، جسے" والی نعتوں سے بھی اجتناب ہو۔ چنانچہ صرف قتیل شفائی، زیب ظفری لنگاہی، جلیل مانکپوری، اصغر سودائی، درد اسعدی، اکرم کلیم، یزدانی جالندھری، سید سلیمان ندوی اور محمد بخش مسلم (ہلال میں جو نعتیں "محمد بخش مسلم" کے نام سے چھپی ہیں، وہ اُن کی نہیں ہیں، کسی اور مسلم کی ہیں، شاید مسلم اویسی کی ہوں) کی نعتوں میں صیغۂ واحد غائب کے استعمال میں احتیاط نہیں ہے (ص ۵۴، ۶۸، ۷۹، ۹۷، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۱۰، ۱۱۳، ۱۴۳، ۱۵۲، ۱۹۳) باقی نعتوں میں ہے۔ اِس معاملے میں مدیر "ہلال" نے یہ بھی کیا ہے کہ کوئی نعت ضرور شامل کرنی پڑی ہے تو اس میں "اُس" کو "اُن" اور "جس" کو "جن" سے تبدیل کر دیا ہے۔ اگرچہ کہیں یہ صورت بھی پیدا ہو گئی ہے:

حکمت نے دروازہ کھولا ان اُمّی ﷺ کی دستک پر
جن کا خلق نمونہ ٹھہرا تعلیمِ قرآنی کا (ص ۱۸۵)

سید انوار ظہوری کا مجموعۂ نعت "حرفِ منزّہ" مئی ۱۹۹۳ میں شائع ہوا۔ اس میں پروفیسر ہارون قادر نے لکھا کہ سید انوار ظہوری قریباً چالیس برسوں سے یہ تحریک چلائے ہوئے ہیں اور "ان کے نعتیہ اشعار میں تو، تیرے، تیری، تیرا، تم، تمھارا، تمھارے،

تمھیں، اسے، اس، اس کا، اس کی، اس نے، تم نے، تو نے، تجھ، تجھ سا، تجھے، جیسے تخاطبی لہجوں، اشاروں اور لفظوں سے انتہائی شدید احتیاط کے ساتھ گریز کیا گیا ہے۔" (ص ۳۷۸، ۳۷۹) ہارون قادر نے "شام و سحر" کے نعت نمبر (۵) کے بارے میں غم و غصّہ کا اظہار بھی کیا۔ "پچھلے دنوں لاہور کے ایک ماہانہ جریدے نے متذکرہ اصولوں کی وضاحت کرتے ہوئے "نعت نمبر" شائع کیا۔ اس میں حیران کُن "مصلحت اندیشی" کا مظاہرہ دیکھنا پڑا کہ پاکستان میں اس طرزِ اظہار کے محرّک اور بنیادی صورت میں اس کی ترغیب و تعلیم کے مراحل طے کرنے والے میرے ممدوح کی نعتیں شائع کیں، نہ سرے سے ان کا حوالہ دیا۔ تاکہ دوسرے من پسند نعت گو شعرا کی گردنوں میں تحسین کے ہار ڈالے جا سکیں۔ یہ علمی، ادبی اور تحقیقی بد دیانتی حمد و نعت کے ضمن میں بھی حاسدانہ رویّوں کے پیشِ نظر، کسی بھی اصول سے جائز قرار نہیں دی جا سکتی۔ عمومی معاصرانہ رَوِش کی طرح حمد و نعت کے شعبوں میں بھی ایسے نقّادوں کا وجود عصری نمونۂ عبرت بنا ہُوا ہے۔" (ص ۳۷۹، ۳۸۰)

اگر خالد شفیق نے جان بوجھ کر کسی نعت گو کو نظر انداز کیا ہے تو اُن کے لئے اللہ تعالیٰ اور حضورِ اکرم ﷺ کے سامنے جواب دہی میں یقیناً بڑی مشکل ہو گی لیکن پروفیسر ہارون قادر کا قلم بھی زیادہ ہی تیکھا نظر آتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ نعت کے حوالے سے جو کچھ کریں، محض سرکارِ ابد قرار ﷺ کی خوشنودی کی خاطر کریں۔ کیونکہ اللہ کریم جلّ شانہ، نے ہمیں یہی سکھایا ہے۔ **وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ** "اور ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا۔" رفعتِ ذکرِ حضور ﷺ کی وجہ "لَکَ" ہے، آپ کی خاطر، آپ کو خوش کرنے کے لئے۔ جب اللہ تعالیٰ یہ کام حضور ﷺ کے لئے کرتا ہے تو ہم بھی نعت کہنے، نعت پڑھنے، نعت سننے، نعت چھاپنے، نعت چھپوانے کے سلسلے میں جو کام کریں، اس کا مقصد محض سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی ہی ہونا چاہئے۔ اس طرح ہم نہ کسی کو نظر انداز کر سکیں گے، نہ کسی پر غصّہ کرنے کی نوبت آئے گی۔

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میری پہلی پندرہ نعتوں کے علاوہ کہیں 'تو، تم، تیرا، تمھارا، وہ، اس کا، جس کا، اس پر، جس پر، جسے، اسے وغیرہ کا استعمال نہیں ہے۔ بعض دوست حضورِ اکرم ﷺ کے لئے اِن الفاظ کے استعمال پر اصرار سا کرتے ہیں اور اس سلسلے میں بعض مجبوریوں کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ ایک صاحبِ علم و فضل شخصیت

پروفیسر حافظ محمد افضل فقیر نے حفیظ تائب کے دوسرے مجموعۂ نعت "وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا" کے دیباچے میں اس حوالے سے لکھا۔ "نظم کے مقتضیات بہرحال نثر سے متفاوت ہیں"۔ (ص ۲۷) مَیں اِس دلیل کو نہیں مانتا۔ "آپ' سرکار' حضور" کے استعمال کے ساتھ کئی شاعروں کے بہت اچھے اشعار دلیل کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں۔ میں شاعری کا دعویٰ نہیں رکھتا۔ اگر ہُوں تو نعت گوؤں میں سب سے چھوٹا شاعر ہوں۔ لیکن میری ۶۳ پنجابی نعتوں میں حضورِ اکرم ﷺ کے لئے واحد حاضر یا واحد غائب کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ اگر "نظم کے مقتضیات" آڑے آتے تو یہاں آتے کہ پنجابی میں ترکیبیں بھی نہیں ہوتیں۔ پھر "سیرتِ منظوم" میں مَیں نے سیرتُ النبی ﷺ کے واقعات کو قطعات کی شکل میں نظم کیا ہے۔ ہر واقعہ ایک قطعے میں' صرف چار مصرعے' ان میں سے دو میں ردیف' قافیے یا روی کا اہتمام' اور واحد حاضر یا واحد غائب کے صیغے سے اجتناب۔ اگر مجھ ایسا غیر شاعر' یا چھوٹا سا شاعر یہ اہتمام کر سکتا ہے تو' ------ سب کر سکتے ہیں۔

معاملہ اصل میں افراط و تفریط کا شکار ہو رہا ہے۔ جو دوست مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے پیشِ نظر "تو' تم' وہ' اس" سے اجتناب برتتے ہیں' وہ اِس اجتناب کے ساتھ ساتھ سختی بھی برتنے لگے ہیں۔ یہ "آپ سے تُم' تم سے تو" والی بات ہے' نہ "ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے" والا معاملہ۔ حضور ﷺ کے لئے تفخیمی الفاظ استعمال کرنے کی تبلیغ کرتے ہوئے اتنے سخت الفاظ بھی استعمال نہیں کرنے چاہئیں کہ ہمارے بڑے ان کا ہدف بن جائیں۔ حافظ محمد افضل فقیر لکھتے ہیں۔ "اکابر شعرائے نعت کے ہاں یہ استعمال بکثرت ہے۔..... جن لوگوں نے اپنے منظوم کلام میں ان صیغوں کو جگہ دی ہے' وہ سرشارِ عشقِ رسول ﷺ تھے اور ہم یہ تصوّر بھی نہیں کر سکتے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں کسی قسم کی بے ادبی کو روا سمجھا ہو"۔ (وسلموا تسلیما۔ ص ۲۷)

اِس سلسلے میں چند اشعار بطور نمونہ قارئینِ کرام کی نذر کئے جاتے ہیں:

لوح بھی تو' قلم بھی تُو' تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب (علامہ محمد اقبال)

وہ دانائے سُبل' ختمُ الرُّسل' مولائے کُل ﷺ جس نے

غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا (علامہ اقبال)

واہ' کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا ﷺ تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا (احمد رضا بریلوی)

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیلؑ کا گُلِ زیبا کہوں تجھے (احمد رضا بریلوی)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تو ہے عینِ نور' تیرا سب گھرانا نور کا (احمد رضا بریلوی)

تو فخرِ کون و مکاں' زبدۂ زمین و زماں
امیرِ لشکرِ پیغمبرانؑ شہِ ابرار ﷺ (محمد قاسم نانوتوی)

عالم نہ متّقی ہوں' نہ زاہد' نہ پارسا
ہوں اُمّتی تمہارا گنہگار یا رسول ﷺ (امداد اللہ مہاجر مکی)

سیر گلشن کون دیکھے' دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سُوئے جنت کون جائے در تمہارا ﷺ چھوڑ کر (حسن رضا بریلوی)

لقب اُمّی و مثلِ لوحِ محفوظ اس کے سینے میں
بھرا علم اوّلین و آخریں' پیدا و پنہاں کا (محسن کاکوروی)

مقصد یہ ہے کہ ہمارے محترم شعراءِ کرام کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اہتماماً آقا حضور ﷺ کے لئے احترام کے صیغے استعمال کریں۔ "تو' تم' اس' وہ" وغیرہ کے استعمال سے گریز کریں۔ لیکن تو' تم' وہ' اس کے ساتھ کہی گئی نعتوں اور ان نعتوں کے خالقین کے بارے میں سخت رویّہ اختیار نہ کریں۔ اب ایسا تو نہیں ہے کہ "شام و سحر" نے نعت نمبر ۵ کے بعد نعت نمبر ۶ میں بھی یہ التزام روا رکھا ہو' یا "ہلال" "اب تو' تُم' وہ' اُس والی نعت کبھی شائع ہی نہیں کرے گا۔ یا ماہنامہ "نعت" پروفیسر افضال احمد انور کے مقالۂ خصوصی کی اشاعت کے بعد' اب ایسے تمام محترم شعراءِ نعت کا بائیکاٹ کر دے گا جن کی نعتوں میں "تو' تم یا وہ' اس" کا عمل دخل ہو۔ پھر' یہ بھی نہیں کہ مَیں حضورِ اکرم ﷺ کے لئے آپ' حضور' سرکار کے الفاظ استعمال کرتا ہوں تو میں حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ یا اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کے اس مقام کو پانا تو کجا' دیکھ ہی سکوں گا' جو انھیں بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں حاصل ہے۔

آقا حضور ﷺ کے لئے "تو، تم، وہ، اس" کے استعمال سے اجتناب ہمارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ عشقِ محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے اور بھی بہت سے تقاضے ہیں۔ ہمیں کوشش کرنا ہوگی کہ ہم اِن تقاضوں کو بھی پورا کریں۔ اللہ ہمیں توفیق دے۔

ہم نے اِس مرتبہ ایسی نعتیں منتخب کی ہیں جن میں حضورِ اکرم رحمتِ ہر عالم ﷺ کے لئے "آپ" کا لفظ ردیف میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے پہلے "شام و سحر" اور "ہلال" کے محوّلہ بالا دونوں نعت نمبروں میں گنتی کی چند نعتیں ایسی ہیں جن کی ردیفوں میں حضور ﷺ کا ذکرِ پاک "آپ" کے لفظ کے ساتھ ہے۔

اس نوعیت کا انتخاب ماہنامہ "نعت" میں پہلی بار شائع کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے درجن سے زیادہ نعتیں تو ایسی ہیں کہ ان میں "آپ" کا لفظ تخاطُب کے لئے استعمال ہُوا ہے۔ تین چار نعتیں، ایسی ہیں جن میں صیغۂ واحد غائب کے لئے اور باقی نعتوں میں دونوں صیغوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بارگاہِ سیّدِ عالم و عالمیاں ﷺ میں باادب حاضر ہونے اور اپنا کلام زیادہ سے زیادہ مؤدبانہ انداز و اُسلوب میں پیش کرنے کی توفیق ارزانی کرے۔ آمین!

آپ ﷺ

یہ حُسن و رنگ، یہ نُور و نکھار آپ ﷺ سے ہے
حسینِ کعبہ، حسیں ہر بہار آپ ﷺ سے ہے

سکوں زمیں کو، فلک کو قرار آپ ﷺ سے ہے
ثباتِ عالمِ ہژدہ ہزار آپ ﷺ سے ہے

یہ کہکشاں، یہ ستارے، یہ پھول، یہ غنچے
یہ کائنات جناں در کنار آپ ﷺ سے ہے

بسی ہے آپ کے گیسُوئے عنبریں کی مہک
فضا ہے مست، ہَوا مشکبار آپ ﷺ سے ہے

ہر ایک اوج نے پائی ہے آپ ﷺ سے عظمت
ہر اک وقار کو حاصل وقار آپ ﷺ سے ہے

یہ ہست و بود، وجود و عدم، ظہور و نمود
یہ نظمِ گردشِ لیل و نہار آپ ﷺ سے ہے

محیطِ ارض و سما ہیں تجلّیاتِ حضور ﷺ
بہشتِ قلب و نظر کی بہار آپ ﷺ سے ہے

سجی ہے آپ ﷺ کے جلووَں سے بزمِ کُن فَیکُوں
حسین محفلِ پروردگار آپ ﷺ سے ہے

اخترؔ الحامدی

آپ ﷺ

دونوں جہاں میں سب سے حسیں آپ ﷺ ہی تو ہیں
پرتو ہے جس کا ماہِ مبیں، آپ ﷺ ہی تو ہیں

کرتے ہیں مہر و ماہ سدا جس سے کسبِ نور
وہ نُورِ کُل، وہ ذاتِ حسیں آپ ﷺ ہی تو ہیں

ذرّوں میں جس کا ذکر ہے، تاروں میں جس کا نور
مبدائے حُسن، نورِ مبیں آپ ﷺ ہی تو ہیں

مقصودِ کائنات ہیں، مطلوبِ لم یزل
وجہِ قرارِ چرخ و زمیں آپ ﷺ ہی تو ہیں

رہتا ہے دھڑکنوں میں سدا ذکر آپ ﷺ کا
لاریب میرے دل کے مکیں آپ ﷺ ہی تو ہیں

پاسِ ادب ہے، خوف ہے اخفائے راز کا
پردہ کہوں کہ پردہ نشیں، آپ ﷺ ہی تو ہیں

ہر اک شہود میں ہے عیاں پرتوِ وجود
اور اس کی اک مثال حسیں آپ ﷺ ہی تو ہیں

رشیدہ عیاںؔ

آپ ﷺ

دونو جہاں ہیں جس کے طلبگار، آپ ﷺ ہیں
تیرہ شبی میں صبحِ ضیا بار آپ ﷺ ہیں

خلّاقِ بے مثال کی تخلیقِ لازوال
خالق کو جس پہ ناز ہے، شہکار آپ ﷺ ہیں

سب انبیاؑ نے آپ ﷺ کے پیچھے پڑھی نماز
کُل انبیاؑ کے قافلہ سالار آپ ﷺ ہیں

بخشی ہے حق نے مجھ کو غلامی حضور ﷺ کی
بندہ ہوں میں تو آپؐ کا، سرکار ﷺ آپ ہیں

کیا اس کے حُسنِ ذات کی تعریف ہو سکے
وہ جس کے ذوقِ حُسن کا معیار آپ ﷺ ہیں

چُن چُن کے سب بُتوں کو ٹھکانے لگا دیا
کاٹا ہے جس نے کفر، وہ تلوار آپ ﷺ ہیں

بھٹکے ہوؤں کو آپ ﷺ نے رستہ دکھا دیا
تاریکیوں میں نور کا مینار آپ ﷺ ہیں

عاصمؔ پہ بھی نگاہِ کرم ہو مرے حضور ﷺ
ہر بے نوا کے مُونس و غم خوار آپ ﷺ ہیں

سیّد عاصم گیلانی

آپ ﷺ

سب سے اعلیٰ و بالا مقام آپ ﷺ کا
چاند تاروں کے لب پر بھی نام آپ ﷺ کا

بادشاہوں کو خاطر میں لاتا نہیں
ہو گیا ہو جو دل سے غلام آپ ﷺ کا

آدمیّت کو دِیں آپ ﷺ نے وسعتیں
سب پہ واجب ہُوا احترام آپ ﷺ کا

زینتِ آگہی آپ ﷺ کی گفتگو
زندگی کی ضمانت پیام آپ ﷺ کا

دیں میں، دنیا میں اس کو بھلائی ملی
جس نے اپنا لیا انتظام آپ ﷺ کا

دُور ہوں گی سب افلاس کی لعنتیں
آ گیا گر جہاں میں نظام آپ ﷺ کا

کاظمیؔ کو مدینہ دکھا دیں کبھی
یہ بھی ہے ایک ادنیٰ غلام آپ ﷺ کا

اکبر کاظمیؔ

حق نما حق صفات آپ ﷺ کی ذات
شاہکارِ حیات آپ ﷺ کی ذات

خالقِ کائنات ذاتِ خدا
مقصدِ کائنات آپ ﷺ کی ذات

شرحِ تہذیب ایک ایک عمل
روحِ اخلاقیات آپ ﷺ کی ذات

شرق و غرب آپ ﷺ کے نشانِ قدم
جہتِ شش جہات آپ ﷺ کی ذات

جُزوِ ایماں مطالعہ جس کا
دیں کی وہ کُلّیات آپ ﷺ کی ذات

حیرت انگیز آپ ﷺ کا معمول
مظہرِ معجزات آپ ﷺ کی ذات

ہر صدی آپ ﷺ کے جِلَو میں چلے
ہر زمانے کے ساتھ آپ ﷺ کی ذات

جس کی تائید تا ابد ہو گی
وہ ثبوتِ ثبات آپ ﷺ کی ذات

کیا مظفرؔ ہو عاقبت کی فکر
میری وجہِ نجات آپ ﷺ کی ذات

مظفرؔ وارثی

آپ ﷺ

پیارا پیارا محمد ﷺ ہے نام آپ کا، دونوں عالم فدا آپؐ کے نام پر
عشق کی ابتدا آپؐ کے نام سے، حُسن کی انتہا آپ ﷺ کے نام پر

عقل سے ماورٰی ہے مقام آپؐ کا، آسرا غم کے ماروں کا نام آپ ﷺ کا
عزّتیں، عظمتیں، جنّتیں، رحمتیں، حق نے سب کچھ دیا آپ ﷺ کے نام پر

آپؐ کا نام لے کر اے جانِ جہاں، بادِ رحمت چلی، کِھل اُٹھے گلستاں
رقص میں ہے فضا، وجد میں ہے صبا، جُھومتی ہے ہَوا آپ ﷺ کے نام پر

آپؐ کے ہی لئے بزمِ عالم سجی، آپؐ ہیں سب زمانے کے داتا سخی
لاج رکھ لیجئے، کچھ نہ کچھ دیجئے، مانگتے ہیں گدا آپ ﷺ کے نام پر

سر سے مشکل ٹلے آپؐ کے نام سے، سب کا دامن بھرے آپؐ کے نام سے
یہ تو تسلیم، رازق ہے سب کا خدا، پر ہے دیتا خدا آپ ﷺ کے نام پر

لاکھ طوفاں ہوں آمادۂ سر کشی، آندھیاں بھی ہزاروں چلیں زور کی
وہ یقیناً بھنور سے نکل جائے گا، جو سفینہ چلا آپ ﷺ کے نام پر

آپ ﷺ کا نامِ نامی ہے مُشکل کُشا، آپؐ کا نام ہے ہر الم کی دوا
میرا صائمؔ سلام آپؐ کی ذات پر، میں نے سب کچھ لیا آپ ﷺ کے نام پر

صائمؔ چشتی

آپ ﷺ

روح و بدن میں، قول و عمل میں، کتنے جمیل ہیں آپ ﷺ
انساں ہے مسجودِ ملائک، اس کی دلیل ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کی اک اک بات کلامِ الٰہی کی تفسیر
قرآں تو اجمالِ بلیغ ہے، اور تفصیل ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ نویدِ عیسیٰؑ بھی ہیں، مُژدۂ مُوسےٰؑ بھی
آپ ایثار و وفا کے وارث، سبطِ خلیلؑ ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کے ذکر سے کُھلتے جائیں راز جہانوں کے
قدم قدم پہ وجود و عدم میں سب کے کفیل ہیں آپ ﷺ

مکّہ و طائف کی گلیوں میں سنگِ ستم کے ہَدف
بدر و حنین کے میدانوں میں بطلِ جلیل ہیں آپ ﷺ

روزِ ازل، انساں کو خدا نے اک منشور دیا
اور اسی منشورِ ہدایت کی تکمیل ہیں آپ ﷺ

کتنے یقین سے بڑھتا جائے آپ ﷺ کی سمت ندیمؔ
اس کو کیا اندیشۂ شب، جس کی قندیل ہیں آپ ﷺ

احمد ندیمؔ قاسمی

آپ ﷺ

ہر اک دل میں حُبِّ لقا آپ ﷺ کی ہے
ہر اک لب پہ مدح و ثنا آپ ﷺ کی ہے
مسلماں کا دل آپؐ کا ہے ثنا خواں
یہ رحمت بفضلِ خدا آپ ﷺ کی ہے
ہر اک غُنچہ و گُل میں بُو آپ ﷺ کی ہے
نجُوم و قمر میں ضیا آپ ﷺ کی ہے
خدائی نہ کیوں آپ ﷺ پر ہو تصدُّق
پسندِ خدا ہر ادا آپ ﷺ کی ہے
خدا آپ ﷺ کی بات کو کیوں کرے رد
کہ منظور رب کو رِضا آپ ﷺ کی ہے
کِھلاتے ہیں غیروں کو خود رہ کے بھُوکے
یہ سرکار ﷺ جُود و سخا آپ کی ہے
رسولوں کے سلطاں رسولِ گرامی ﷺ
ہر اک بات مُعجز نما آپ ﷺ کی ہے
سکندرؔ کی شیریں زبانی میں آقا ﷺ
کرم آپ کا ہے، عطا آپ ﷺ کی ہے

سکندر لکھنوی

آپ ﷺ

میرا ہر اشکِ غم آئنہ آپ ﷺ کا
لب پہ نغمہ ہے صَلِّ علٰی آپ ﷺ کا
جانِ عالم ہے ہر اک ادا آپ ﷺ کی
مشعلِ زیست ہے نقشِ پا آپ ﷺ کا
چشمۂ فیض سے خَلق سیراب ہے
خُلق ہے کس قدر خوشنما آپ ﷺ کا
دل کی دھڑکن میں ہے زمزمہ نعت کا
اشکِ غم بھی ہے مدحت سرا آپ ﷺ کا
بے نیازِ غمِ زندگی ہو گیا
درِ اقدس جسے مل گیا آپ ﷺ کا
کُلفتیں مٹ گئیں، رنج و غم مٹ گئے
جب لیا نام راحت فزا آپ ﷺ کا
جس کے ذرّوں پہ قربان شمس و قمر
وہ ہدایت کا ہے راستہ آپ ﷺ کا
آپ ﷺ محبوبِ رب، خاتم المرسلیں ﷺ
کوئی ثانی نہیں ہے شہا ﷺ آپ کا
حافظؔ پُر خطا کیا کروگے وہاں
حشر میں ہو گا جب سامنا آپ ﷺ کا

حافظ لدھیانوی

آپ ﷺ

تاجِ سرِ انبیا! آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام
جان و دلِ اولیاؒ آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام

آپ نشاطِ نظر، آپ ﷺ متاعِ سحر
آپ حبیبِ خداؐ، آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام

آپ ہی ہیں مجتبیٰ، آپ ﷺ ہی ہیں مصطفیٰ
آپ ہیں خیرُ الوریٰ، آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام

آپ ہیں شمسُ الضحیٰ، آپ ﷺ ہیں بدرُ الدّجیٰ
آپ ہیں نورُ الہدیٰ، آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام

حُسنِ مکاں آپ ہیں، روحِ زماں آپ ﷺ ہیں
رحمتِ ہر دوسرا، آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام

خاک کے ذرّے ہوں یا چرخ کے تارے ہوں وہ
سب کی ہے یہی صدا، آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام

رکھ کے رسالت کا تاج فرقِ پُر انوار پر
روح الامینؑ نے کہا، آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام

سارے فلک جھوم اٹھے، فرش زمیں چوم اٹھے
غیب سے آئی صدا، آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام

ماہرِ محزوں بھی ہو بارگہِ قدس میں
اور ہو یوں لب کُشا "آپ ﷺ پہ لاکھوں سلام"

حکیم ابوالکمال ماہر دہلوی

آپ ﷺ

ہیں نور فشاں صورتِ خورشیدِ مُبیں آپ ﷺ
کس چاند میں، کس نجم فروزاں میں نہیں آپ ﷺ

وہ کون سا گھر ہے جو تصرّف میں نہیں ہے
ہر ذہن میں، ہر آنکھ میں، ہر دل میں مکیں آپ ﷺ

یہ آپ ﷺ کی مسند ہے تو وہ چترِ شہی ہے
سلطانِ فلک آپؐ، شہنشاہِ زمیں آپ ﷺ

فرماتے ہیں جب آپ ﷺ خدا ہے تو خدا ہے
میزانِ شعور آپ ﷺ ہیں، معیارِ یقیں آپ ﷺ

دونوں سے مرے ربط کا انداز جُدا ہے
اللہ رگِ جاں سے قریں، دل سے قریں آپ ﷺ

آپ ﷺ آئے تو ہر شے کو ملا نظم و توازن
کونین کو جو حُسن بنا دے، وہ حسیں آپ ﷺ

سب طالبِ دیدار، مگر دیکھ سکے کون؟
کیا چہرہ کُشا آپؐ ہیں، کیا پردہ نشیں آپ ﷺ

روشن ہے عبادت کا حرم آپ ﷺ کی ضو سے
سجدوں کو بنا دیتے ہیں قندیلِ جبیں آپ ﷺ

عاصی کرنالی

آپ ﷺ

رحمت بھی آپؐ، آیۂ رحمت بھی آپ ﷺ ہیں
رونق فزائے بزمِ رسالت بھی آپ ﷺ ہیں

یہ ساری کائنات عبارت ہے آپ ﷺ سے
اس نور کے ظہور کی غایت بھی آپ ﷺ ہیں

دامن میں آپ ﷺ کے سمٹ آئی ہیں راحتیں
جنّت بھی آپ، حاصلِ جنّت بھی آپ ﷺ ہیں

اہلِ وَرَع کے چہروں کی رونق بھی آپ ﷺ سے
اور عاصیوں کی وجہِ شفاعت بھی آپ ﷺ ہیں

مُردہ دلوں کو آبِ بقا آپ ﷺ کی نظر
مایوسیوں میں حرفِ بشارت بھی آپ ﷺ ہیں

انسان کے ضمیر کی ہیں روشنی حضور ﷺ
اس کی بصیرت آپؐ بصارت بھی آپ ﷺ ہیں

ہر سانس ہے سلام مِرا، ہر نفس درود
سرکار ﷺ اس درود کی لذّت بھی آپ ہیں

سیّدہ حنا

آپ ﷺ

تشریحِ خُدا، مظہرِ رب آپ ﷺ کی ہستی
ہے لائقِ تکریم و ادب آپ ﷺ کی ہستی

شجرہ ہے عجب ہاشمی و مُطّلبی ﷺ کا
عالی نَسَب و پاک حَسَب آپ ﷺ کی ہستی

خود ذاتِ خدا موجدِ تخلیقِ دو عالم
تخلیقِ دو عالم کا سبب آپ ﷺ کی ہستی

معراج کی شب آپ ﷺ کو خلوت میں بلایا
خلّاقِ دو عالم کی طلب آپ ﷺ کی ہستی

ہر حال میں ہیں آپ ﷺ مددگار ہمارے
غم کیا ہمیں، موجود ہے جب آپ ﷺ کی ہستی

آپ ﷺ آئے تو مخلوق ہوئی لائقِ بخشش
مخلوق کی بخشش کا سبب آپ ﷺ کی ہستی

طالب ہے جہاں قطرۂ فیضانِ کرم کا
فیضانِ کرم سے لبا لب آپ ﷺ کی ہستی

دُکھ دور کئے آپ ﷺ نے آزُردہ دلوں کے
دنیا کے لئے وجہِ طرب آپ ﷺ کی ہستی

اک مَیں ہی فقط آپ ﷺ پہ نازاں نہیں انورؔ
ہے فخرِ عجم، فخرِ عرب آپ ﷺ کی ہستی

انورؔ فیروزپوری

آپ ﷺ

یہ زمین آپ سے، آسماں آپ ﷺ سے
زندگی کی متاعِ گراں آپ ﷺ سے

وحی و الہام ہم تک بھی پہنچے سبھی
ہاں وسیلہ مگر درمیاں آپ ﷺ سے

لوگ کہتے ہیں، سایہ نہ تھا آپ ﷺ کا
میرے سر پر مگر سائباں آپ ﷺ سے

میری روداد لے دے کے اتنی سی ہے
نرمیاں آپ ﷺ سے، گرمیاں آپ ﷺ سے

سارے عالم پہ ہیں آپ ﷺ کی رحمتیں
بخششیں ہیں گراں تا گراں آپ ﷺ سے

روشنی آپ ﷺ سے انجمن انجمن
رنگ و نکہت کا سیلِ رواں آپ ﷺ سے

مُونسِ رنجِ بیچارگاں آپ ﷺ ہیں
چارۂ رنجِ بیچارگاں آپ ﷺ سے

رات کی ظلمتوں میں دراڑیں پڑیں
ماہ و اختر ہوئے ضوفشاں آپ ﷺ سے

اختر ہوشیار پوری

آپ ﷺ

اے سراجِ مُنیر، آفتابِ عرب! زرفشاں زرفشاں روشنی آپ ﷺ کی
چار سُوئے سرا، ماورائے وَرا، بیکراں بیکراں روشنی آپ ﷺ کی

انجُم و ماہ و خُور ہیں رہینِ آپ کے، کہکشاں کہکشاں روشنی آپ ﷺ کی
نور کے سلسلے ہیں اُفق تا افق، آسماں آسماں روشنی آپ ﷺ کی

آپ ﷺ کے فیض ہی سے ضیا ریز ہیں شاخ در شاخ لالہ و گل کے دیئے
صف بہ صف 'کف بہ کف آپؐ کا نور ہے' گلستاں گلستاں روشنی آپ ﷺ کی

ہم قدم ہم قدم، کارواں کارواں، رہ گزر رہ گزر زندگی ہے رواں
ہم سفر ہم سفر، رہنما رہنما، سارباں سارباں روشنی آپ ﷺ کی

آپ ﷺ کے حُسن و احسان سے چَھٹ گئی سینہ دہر سے ظلمتوں کی گھٹا
شفقتِ مادری سے فزوں تر کہیں مہرباں مہرباں روشنی آپ ﷺ کی

حُسن حسنینؓ میں، قُرّۃ العین میں، صحنِ کونین میں، قابَ قوسین میں
جلوہ پیراستہ، انجمن ساختہ، جاوداں جاوداں روشنی آپ ﷺ کی

شعرِ اقبال کا ناتواں سا بدن، آپ ﷺ کے نام سے ہے جلا پیرہن
حرف و صوت و بیاں کی ہے روح رواں داستاں داستاں روشنی آپ ﷺ کی

اقبال صلاح الدین

آپ ﷺ

مرحبا یہ شان و شوکت آپ ﷺ کی
ہے ہر اک دل پر حکومت آپ ﷺ کی

کر گئی گھر دل میں الفت آپ ﷺ کی
اس لئے لب پر ہے مدحت آپ ﷺ کی

مستقل محفل میں ہو وردِ درود
جب مرے لب پر ہو مدحت آپ ﷺ کی

اپنا کوثر بھی ہے، اپنی خُلد بھی
مل گیا سب کچھ بدولت آپ ﷺ کی

آپ ﷺ نے ہم کو کلامِ حق دیا
بولتا قرآں ہے صورت آپ ﷺ کی

مجھ کو طیبہ میں ملے دو گز زمیں
اتنی ہو جائے عنایت آپ ﷺ کی

اس کی آنکھوں کو ادب سے چوم لوں
جس کو حاصل ہو زیارت آپ ﷺ کی

بے نیازِ فکرِ ہر عالم رہوں
صِرف ہو دل میں محبّت آپ ﷺ کی

تابِ نظّارہ نہیں دل کو مگر
پھر بھی آنکھوں کو ہے حسرت آپ ﷺ کی

نیّر اسعدی

آپ ﷺ

انبیاؑ کے واسطے لازم وسیلہ آپ ﷺ کا
ہے سرِ محشر مرے آقا ﷺ! یہ رُتبہ آپ کا

ذاتِ اقدس عالمِ ہستی میں یکتا آپ ﷺ کی
کر سکیں کونین بھی خود کب احاطہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ کی مدحت مرا ایمان بھی، ایقان بھی
مندرج قرآن میں بھی ہے قصیدہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ جیسا نور، خورشید و قمر میں بھی نہیں
خُلق میں آئینۂ انوار، چہرہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ سے کون و مکاں روشن، منوّر جان و دل
ہے جُدا آدمؑ سے عیسیٰؑ تک قرینہ آپ ﷺ کا

پتّا پتّا آپ ﷺ کی مدحت میں سرشارِ ازل
نام لیتا ہے، جہاں میں، ذرّہ ذرّہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ کی تعلیم سے، تفہیم سے، تحریک سے
نور کا دریا رواں، سینہ بہ سینہ آپ ﷺ کا

جس طرف سے آپ ﷺ گزرے، یہ شہادت مل گئی
مُشک سے بڑھ کر معطّر ہے پسینہ آپ ﷺ کا

ذہنِ آغاؔ میں بھلا کیسا ازل، کیسا ابد
ہے محیطِ ہر زماں ایک ایک لمحہ آپ ﷺ کا

آفتاب اسلام آغاؔ

آپ ﷺ

گُلِ اسلام کھلانے کے لئے آپ ﷺ آئے
بُوئے توحید سُنگھانے کے لئے آپ ﷺ آئے

غلبہ ناحق کا دبانے کے لئے آپ ﷺ آئے
دین کو دین بنانے کے لئے آپ ﷺ آئے

مائلِ جور و تشدُّد تھے زمانے والے
امن کی بات چلانے کے لئے آپ ﷺ آئے

غمزدہ، دُکھیا، پریشاں کا سہارا بن کر
خلق کی بگڑی بنانے کے لئے آپ ﷺ آئے

دینِ برحق کی حقیقت کو اجاگر کرنے
نقشِ باطل کو مٹانے کے لئے آپ ﷺ آئے

کفر کے دشت میں جو بھول گئے تھے راہیں
سرِ منزل انھیں لانے کے لئے آپ ﷺ آئے

کفر کی آگ لگی تھی جو زمانے بھر میں
آبِ وحدت سے بُجھانے کے لئے آپ ﷺ آئے

صُوفی حبیبُ اللہ حاوی

آپ ﷺ

مصطفیٰ آپؐ ہیں مجتبیٰ آپ ﷺ ہیں
مظہرِ جلوۂ کبریا آپ ﷺ ہیں

حاکمِ دیں بحکمِ خدا آپ ﷺ ہیں
ایک جا ہی نہیں، جا بجا آپ ﷺ ہیں

درد مندوں کے درد آشنا آپ ﷺ ہیں
معصیت کے مَرَض کی دوا آپ ﷺ ہیں

شش جہت کو محیط آپ ﷺ کا نور ہے
جس طرف دیکھو، جلوہ نُما آپ ﷺ ہیں

نظمِ کون و مکاں آپ ﷺ کے ہاتھ ہے
ناظمِ ملکِ ہر دوسرا آپ ﷺ ہیں

جس کی لائے بشارت تمام انبیا
وہ نبی خاتم الانبیا آپ ﷺ ہیں

جس کے دم سے ہے جاں سازِ کونین میں
سازِ کونین کی وہ نوا آپ ﷺ ہیں

ساری دنیا کو ہے آسرا آپ ﷺ کا
ساری دنیا کے مشکل کشا آپ ﷺ ہیں

کیوں پریشان ہے یہ عزیزؔ آپ ﷺ کا
اس کے ہر حال سے آشنا آپ ﷺ ہیں

عزیزؔ حاملپوری

آپ ﷺ

یہ خموشی یہ تدبُّر، یہ متانت آپ ﷺ کی
حُسنِ صورت سے عیاں ہوتی ہے سیرت آپ ﷺ کی

نور کے معنیٰ کو پہنا کر لباسِ زندگی
خالقِ ہستی نے پیدا کی ہے صورت آپ ﷺ کی

اے شہنشاہِ زماں! وجہِ بنائے دو جہاں ﷺ
کیا بیاں ہو مجھ سے بے پایاں فضیلت آپ ﷺ کی

سارے عالم کے سلاطیں آپ ﷺ کے در کے فقیر
کتنی سادہ پھر بھی ہے طرزِ حکومت آپ ﷺ کی

منصبِ ختمِ نبُوّت آپ ﷺ کو برحق ملا
کون پا سکتا ہے اس دنیا میں شہرت آپ ﷺ کی

سجدہ ریزی میں گذر جاتی تھی پوری رات بھی
قابلِ صد رشک ہے شانِ عبادت آپ ﷺ کی

زلزلوں کا رُخ بدل دیتی تھی بڑھ کر اک نظر
ڈگمگاتی کس طرح دیوارِ ہمّت آپ ﷺ کی

قلبِ بسمل کی دعا ہے اور یہی ہے آرزو
روز و شب ہو میرے لب پر صرف مدحت آپ ﷺ کی

اے تخیُّل! عرش سے الفاظ کچھ درکار ہیں
تاکہ راؔقم سے رقم ہو جائے مدحت آپ ﷺ کی

راؔقم علیگ

آپ ﷺ

ضیائے شمس و قمر ہے حضور ﷺ آپ کی ذات
جمالِ شام و سحر ہے حضور ﷺ آپ کی ذات

فروغِ علم و عمل، ارتقائے عقل و شعور
متاعِ فکر و نظر ہے حضور ﷺ آپ کی ذات

جہانِ ہوش و خرد میں ہے جس سے تابانی
وہ آفتابِ ہنر ہے حضور ﷺ آپ کی ذات

نزولِ رحمتِ یزداں بھی ہے اُسی جانب
قسم خدا کی، جدھر ہے حضور ﷺ آپ کی ذات

رہِ وجود و عدم میں ہم اہلِ دل کے لئے
عظیم رختِ سفر ہے حضور ﷺ آپ کی ذات

ہے روح زندہ فقط آپ ؐ کی محبّت سے
سکونِ دیدۂ تر ہے حضور ﷺ آپ کی ذات

ہر اک تڑپ پہ ہُوا جا رہا ہے نوؔر فدا
دوائے دردِ جگر ہے حضور ﷺ آپ کی ذات

نوؔر صابری

آپ ﷺ

محبوبِ ربِّ ذُوالمِنَن! ہم آپ ﷺ ہی کے ہیں
یہ قلب و جاں، خدا کی قسم آپ ﷺ ہی کے ہیں

کہتی ہیں یہ دَنَا فَتَدَلّٰی کی رفعتیں
جو عرش پر گئے، وہ قدم آپ ﷺ ہی کے ہیں

دُشنام کے عِوض ہے لبوں پر دُعائے خیر
یہ حوصلے، محیطِ کرم! آپ ﷺ ہی کے ہیں

آراستہ ہے بزمِ جہاں آپ ﷺ کے لیے
یہ عرش و فرش، لوح و قلم آپ ﷺ ہی کے ہیں

جِنّ و بشر کے ساتھ وُحُوش و طیُور بھی
پروردۂ عطا و کرم آپ ﷺ ہی کے ہیں

خوار و زبوں ہیں، قُلزُمِ عصیاں میں غرق ہیں
لیکن حضور! کچھ بھی ہیں ہم آپ ﷺ ہی کے ہیں

نسبت ہمیں ہے آپ ﷺ کی ذاتِ عظیم سے
ہم حشر میں بھی زیرِ علَم آپ ﷺ ہی کے ہیں

نظارہ جمال کی طالب ہے نگہِ شوق
قلب و جگر پہ نشترِ غم آپ ﷺ ہی کے ہیں

ممنونِ فیضِ عشق ہیں فکر و نظر مرے
یعنی قمرؔ کے ذہن و قلم آپ ﷺ ہی کے ہیں

قمرؔ یزدانی

آپ ﷺ

رُوحِ گُل آپ سے ہے، رنگِ چمن آپ ﷺ سے ہے
شاہِ بطحا ﷺ یہ عناصر کا چلن آپ ﷺ سے ہے

میں مدینہ پہ فدا، روضۂ اطہر پہ نثار
رشکِ خلد آپ کا محبوب وطن آپ ﷺ سے ہے

آپ کی نعت سے جل اُٹھتے ہیں سینے میں چراغ
میری تحریر، مرا حُسنِ سُخَن آپ ﷺ سے ہے

آپ ﷺ سے بھیک میں پائی ہے گُلوں نے خوشبو
قریۂ خاک میں تنظیمِ چمن آپ ﷺ سے ہے

آپ ﷺ کے نُطق کا صدقہ ہے مرا ذوقِ لطیف
میری تخییل، مرے شعر کا فن آپ ﷺ سے ہے

آپ ﷺ کے فیض سے کُھلتے ہیں عناصر کے خواص
رنگ سبزے پہ ہے، پھولوں پہ پھبن آپ ﷺ سے ہے

اپنی لُکنت سے میں ہر چند ہوں معذورِ کلام
میری شہرت، مری توقیرِ سخن آپ ﷺ سے ہے

آپ ﷺ کا سایۂ داماں ہے پناہِ دارین
ہم غریبوں کا بھرم شاہِ زمن ﷺ آپ ﷺ سے ہے

در پہ غیروں کے جُھکا ہے، نہ جُھکے گا دانشؔ
میرے سرکار ﷺ، مرا رُوئے سُخَن آپ ﷺ سے ہے

احسان دانشؔ

آپ ﷺ

رونقِ عالمِ رنگ و بُو آپ ﷺ ہیں
جلوہ پیرائے ہر کاخ و کُو آپ ﷺ ہیں

موج در موج فیضان ہے آپ ﷺ کا
ساحلِ قُلزُمِ آرزو آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہیں محور و مُنتہائے نظر
آپ ہیں، حاصلِ گفتگو آپ ﷺ ہیں

منزلِ زیست ہیں آپ ﷺ کے نقشِ پا
جس طرف جائیے، رُوبرُو آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہیں حوصلہ مجھ گراں بار کا
مجھ زیاں کار کی آبرو آپ ﷺ ہیں

جن کی سیرت ہے تائبؔ حیات آفریں
وہ خوش اطوار و فرخندہ خُو آپ ﷺ ہیں

حفیظ تائبؔ

آپ ﷺ

یہ زمیں آپؐ کی، آسماں آپ ﷺ کا
آپؐ سب کے ہیں، سارا جہاں آپ ﷺ کا

دونوں عالم پہ ہے آپ ﷺ کی خُسروی
ہے مکاں آپؐ کا، لامکاں آپ ﷺ کا

بہرِ کونین سرچشمۂ روشنی
سنگِ در آپؐ کا، آستاں آپ ﷺ کا

یہ عبادت عبادت کی معراج ہے
نام ہر دم ہو وِردِ زباں آپ ﷺ کا

ہر نفَس نکہت و نُور ہے سر بسر
نام جب سے ہُوا حرزِ جاں آپ ﷺ کا

پتّھروں کی رہیں آپ ﷺ پر بارشیں
پھر بھی دامن رہا گُلفشاں آپ ﷺ کا

از ازل تا ابد مُلکِ لولاک میں
یونہی سکّہ رہے گا رواں آپ ﷺ کا

ضبط کی حد نہیں، ظرف کی حد نہیں
اک کرم ہے کراں تا کراں آپ ﷺ کا

ہے سبھی کچھ طفیلؔ حزیں کے لیے
آسرا شاہِ کون و مکاں آپ ﷺ کا

طفیلؔ ہوشیارپوری

آپ ﷺ

مفلسوں کے لئے، غمزدوں کے لئے انبساط آپ ہیں، سرخوشی آپ ﷺ ہیں
ایسے دل جن میں ہیں ظلمتیں جاگزیں اُن دلوں کے لئے روشنی آپؐ ہیں

آپ اعلیٰ نسب، آپ رحمت لقب آپ ﷺ تخلیقِ ارض و سما کا سبب
جن سے ظاہر ہوئی شانِ ربُّ العُلیٰ وہ رسول آپ ہیں وہ نبی آپ ﷺ ہیں

آپؐ کی یاد سے دل کو راحت ملے آپ ﷺ کے ذکر سے دل کا غنچہ کھلے
آپؐ کا نام ہے جن کے وردِ زباں اُن کا سرمایۂ زندگی آپ ﷺ ہیں

آپؐ ہیں ماورائے زمان و مکاں آپ ﷺ کی ذات ہے نازشِ دو جہاں
جن پہ نازاں ہے خود خالقِ دو جہاں وہ بشر آپؐ ہیں، وہ نبی آپ ﷺ ہیں

آپؐ پر منکشف رازِ دنیا و دیں آپ ﷺ پر ہے عیاں رازِ عرشِ بریں
آپؐ ہیں حق نگر، آپ ہیں حق رسا، ہے خدا مدّعا، مدعی آپ ﷺ ہیں

علم کی بزم ہے جن سے آراستہ جن سے عرفاں کی محفل ہے پیراستہ
وہ سخن آپؐ ہیں، وہ کلام آپؐ ہیں، وہ کتاب آپؐ، وہ آگہی آپ ﷺ ہیں

آپؐ خیر الوریٰ، آپؐ صدر العُلیٰ، آپؐ شمسُ الضحیٰ، آپؐ ﷺ بدرُ الدُّجیٰ
جس سے روشن ہوئے زمیں آسماں، وہ ضیا آپ، روشنی آپ ﷺ ہیں

میرے لفظوں میں خوشبو بسی آپؐ کی، آپؐ سے میرے شعروں کی وابستگی
آپ ہیں میرے احساس کی تازگی، میرے افکار کی روشنی آپ ﷺ ہیں

محمد انور حسین انورؔ

آپ ﷺ

مولائے کُل ہیں، سرورِ دنیا و دیں ہیں آپ ﷺ
سلطانِ انبیا ہیں، شہِ مرسلیں ہیں آپ ﷺ

جن کو لقب ملا ہے سراجِ مُنیر کا
وہ مہرِ نیمروز، وہ ماہِ مُبیں ہیں آپ ﷺ

پیدا ہُوئے ہیں کون و مکاں آپ ﷺ کے لئے
اِس بزمِ ہست و بُود کے مسند نشیں ہیں آپ ﷺ

خورشید و ماہتاب میں پرتَو ہے آپ ﷺ کا
گلزارِ کُن فکاں کی بہارِ حسیں ہیں آپ ﷺ

خیرُالبشر ہیں آپ ﷺ تو خیرُالرُسل بھی ہیں
میرِ اُمم ہیں، قبلۂ اہلِ یقیں ہیں آپ ﷺ

لیتے ہیں جن کا نام ملائک بصد ادب
وہ شاہِ برّ و بحر و زمان و زمیں ہیں آپ ﷺ

عالم ہے اک محیط تو مرکز ہیں آنحضور ﷺ
خاتم ہے کائنات تو اس کے نگیں ہیں آپ ﷺ

ہم کو ضیاؔ حوادثِ دوراں کا خوف کیا
ہم بے نواؤں کے لیے حصنِ حصیں ہیں آپ ﷺ

ضیا محمد ضیاؔ

آپ ﷺ

سیرت و کردار سے ظاہر عزیمت آپ ﷺ کی
ہر زمانے میں مسلّم ہے شجاعت آپ ﷺ کی

زندگانی کا سلیقہ آپ ﷺ نے سکھلا دیا
نوعِ انساں پر ہے بے پایاں عنایت آپ ﷺ کی

گمرہی کے خوف سے اب لڑکھڑائیں کیوں قدم
ہر قدم پر رہنما ہے جب رسالت آپ ﷺ کی

اس پہ ہے سایہ فگن شانِ کریمِ ذُوالجلال
جان و دل سے جس نے بھی کی ہے اطاعت آپ ﷺ کی

کلفتوں میں آپ ﷺ کی سیرت رہری و مساز ہے
ہر خوشی میں ساتھ ہے چشمِ عنایت آپ ﷺ کی

جھولیاں بھرتے رہے محتاج و مسکین و یتیم
مرحبا، کتنی فراواں تھی سخاوت آپ ﷺ کی

آپ ﷺ کے حُسنِ عمل کا چار سُو برسا سحاب
اک بہارِ بے خزاں ٹھہری رسالت آپ ﷺ کی

کیسۂ دل میں چھپالوں گوہرِ نایاب کو
زندگانی کا اثاثہ ہے ہدایت آپ ﷺ کی

گوہرؔ ملسیانی

آپ ﷺ

دیدہ و دل کا گلستاں آپ ﷺ ہیں
کائناتِ عشق کی جاں آپ ﷺ ہیں

رونقِ بزمِ جہاں ہے آپ ﷺ سے
ظلمتِ شب کے چراغاں آپ ﷺ ہیں

حق نے خود تعریف کی ہے آپ ﷺ کی
باعثِ تکریمِ انساں آپ ﷺ ہیں

ہیں مُزکّیِ رُوحِ انسانی کے آپ ﷺ
مصلحِ خلقِ زمانہ آپ ﷺ ہیں

گرچہ ہیں اُمّی لقب میرے نبی ﷺ
علم و حکمت کا خزانہ آپ ﷺ ہیں

قاریٔ قرآں بھی ہیں لیکن حضور ﷺ
اک مکمل شرحِ قرآں آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ نے تصدیق کی ادیان کی
اور دینِ حق پہ نازاں آپ ﷺ ہیں

طوقِ بدبختی کے کاٹے آپ ﷺ نے
باعثِ توقیرِ نسواں آپ ﷺ ہیں

جوہرِ ادراکِ عالم ہیں جناب ﷺ
اور ہمارے جانِ جاناں آپ ﷺ ہیں

اسرارؔ احمد سیوہاروی

آپ ﷺ

کُن کے انوار سجانے کے لئے آپ ﷺ آئے
ذوقِ نظّارہ بڑھانے کے لئے آپ ﷺ آئے

آتشِ کفر بُجھانے کے لئے آپ ﷺ آئے
شمعِ توحید جلانے کے لئے آپ ﷺ آئے

عظمتِ کعبہ بڑھانے کے لئے آپ ﷺ آئے
نقشِ اوہام مٹانے کے لئے آپ ﷺ آئے

دولتِ درد لٹانے کے لئے آپ ﷺ آئے
غم کے آداب بتانے کے لئے آپ ﷺ آئے

معصیت کاروں کو، دنیا کے سیاہ کاروں کو
اپنے دامن میں چھپانے کے لئے آپ ﷺ آئے

ہر ادا خالقِ کونین کی دامن میں لئے
دیدہ و دل میں سمانے کے لئے آپ ﷺ آئے

عاصیو! آؤ چلیں فردِ ندامت دھونے
چشمۂ فیض بہانے کے لئے آپ ﷺ آئے

اپنا پیوندِ قبا، رحمتِ یزداں کی قسم
زخمِ عصیاں پہ لگانے کے لئے آپ ﷺ آئے

وہ اشارہ جو کریں موجِ بلا چل کے ہلال
میری کشتی کو بچانے کے لئے آپ آئے

ہلالؔ جعفری

آپ ﷺ

اے حبیبِ خدا، خاتم الانبیا! ذکر کرتا ہے ربِّ عُلا آپ ﷺ کا
جنّ و انساں، ملائک بھی محوِ ثنا، میرے آقا ﷺ ہے یہ مرتبہ آپ کا

نور افشاں سبھی راستے ہو گئے، سارے اِسرا کے اَسرار بھی کُھل گئے
لوحِ احساس پر جب دکھائی دیا روشنی کا نشاں نقشِ پا آپ ﷺ کا

ایک مدّت سے دوری مقدّر میں ہے، جانے کب مجھ کو اذنِ حضوری ملے
میں خطاکار، عاجز ہوں، مسکین ہوں، کملی والے ﷺ ہوں لیکن گدا آپ کا

مرکزِ جذبِ دل آپ ﷺ کا آستاں، عاصیوں کے لئے جائے امن و اماں
غمزدوں کے لئے آپ ہیں مہرباں، ہے کُھلا بابِ جُود و سخا آپ ﷺ کا

بے قراری کو یونہی قرار آئے گا، ہر صعوبت کا احساس مٹ جائے گا
ہر اندھیرا مقدّر کا چھٹ جائے گا، روضہ دیکھوں جو خیرالورٰی ﷺ آپ کا

تاجدارِ زمین و زمن آپؐ ہیں، دونوں عالم پہ سایہ فگن آپ ﷺ ہیں
فرش سے عرش تک، روزِ محشر تلک ذکر ہوتا رہے گا سدا آپ ﷺ کا

ارضِ بطحا میں پہنچوں یہ مقدور ہو، آبِ زمزم پیوں تشنگی دور ہو
میں ہوں اُمیدوارِ نگاہِ کرم، میں ہوں سرکار ﷺ مدحت سرا آپ کا

سجّاد مرزا

آپ ﷺ

باعثِ ہر ہست وبُود، آپ پر لاکھوں سلام
بحرِ انعامات و جُود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
آپ سے حق کی نمود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
آپ ہیں وجہِ وجود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
آپ پر لاکھوں درود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

مالکِ دنیا و دیں، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
رحمتہ للعالمیں، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
آپ سا کوئی نہیں، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
مظہرِ ربِ ودود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
آپ پر لاکھوں درود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

دی تجلّی اس قدر دلبری کی راہ نے
سجدے انجُم نے کیے، اور مہر و ماہ نے
آپ ﷺ کی گلگشت کو وقف کیں اللہ نے
عرشِ اعظم کی حدود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
آپ پر لاکھوں درود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

ملتِ اسلام کے زیر ہوں بدخواہ پھر
نام لیوا آپ ﷺ کے پائیں عزّ و جاہ پھر
اُمّتِ مرحوم پر یا رسولَ اللہ ﷺ! پھر
رحمتوں کا ہو ورود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
آپ پر لاکھوں درود، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

منظور حسین نامؔی علیگ

آپ ﷺ

بشر کا مرتبہ بالا ہے آپ ﷺ کے باعث
یہ لطفِ اللہ تعالیٰ ہے آپ ﷺ کے باعث

جہاں میں دوسرے نبیوں سے جو بھی رونق تھی
وہ رونق آج دوبالا ہے آپ ﷺ کے باعث

جہاں کو آپ ﷺ نے یہ روشنی عطا کی ہے
اس انجمن میں اجالا ہے آپ ﷺ کے باعث

خدا نے ملتِ اسلامیہ کے سر سے سدا
سب ابتلاؤں کو ٹالا ہے آپ ﷺ کے باعث

بشر تھا ظلم و جہالت کی پستیوں میں اسیر
خدا نے اسَ سے نکالا ہے آپ ﷺ کے باعث

وہ رزمِ بدر و اُحُد ہو کہ خندق و خیبر
صفِ عدُو تہ و بالا ہے آپ ﷺ کے باعث

ہزار مرتبہ جب گر رہے تھے ہم بزمؔی
خدا نے ہم کو سنبھالا ہے آپ ﷺ کے باعث

پروفیسر خالد بزمؔی

آپ ﷺ

وجہِ تخلیقِ ممکنات ہیں آپ ﷺ
رونقِ محفلِ حیات ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کے دم سے ہے بہارِ جہاں
باعثِ حُسنِ کائنات ہیں آپ ﷺ

سایہ کیسے ہو آپ ﷺ کا ممکن؟
پَرتوِ نورِ اسمِ ذات ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کا نام زندگی کا پیام
چارۂ تلخیٔ حیات ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کا حرف حرف ہے قرآں
نورِ آیاتِ بیّنات ہیں آپ ﷺ

اہلِ بیتؓ آپ ﷺ کے ستارے ہیں
آسمانِ تجلّیات ہیں آپ ﷺ

آپ احمد ﷺ بھی ہیں محمد ﷺ بھی
عکسِ آئینۂ صفات ہیں آپ ﷺ

نوعِ انساں بھٹک نہیں سکتی
رہبرِ منزلِ نَجات ہیں آپ ﷺ

ہے سَحر مشکلات میں محصُور
غم نہیں، حلِّ مشکلات ہیں آپ ﷺ

پروفیسر حُسین سَحر

آپ ﷺ

جب نَدامت سے کوئی کرتا ہے مدحت آپ ﷺ کی
جوش میں سُنتے ہیں، آ جاتی ہے رحمت آپ ﷺ کی

آخری ہے آخری مُہرِ نبُوّت آپ ﷺ کی
تا ابَد قائم رہے گی یہ فضیلت آپ ﷺ کی

آخرت ایسی سنور جائے گی، جیسی چاہیے
دل میں ہو جائے اگر پیدا محبّت آپ ﷺ کی

عرشِ اعظم تک پہنچنا کس کے بس کی بات ہے
عقلِ انساں خاک سمجھے گی حقیقت آپ ﷺ کی

ایسی عظمت کا کوئی انسان گزرا ہی نہیں
ہوتی ہے صدیوں سے بے دیکھے اطاعت آپ ﷺ کی

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات کا مطلب سمجھ
صورتِ آئینہ ہے تفسیرِ سیرت آپ ﷺ کی

آپؐ کا کوثر کہاں اور نعت کی محفل کہاں
جُرأتِ رندانہ ہے سرکار ﷺ مدحت آپ ﷺ کی

محمد صابر کوثَر

آپ ﷺ

قدرِ انساں آپؐ سے، حُسنِ پیمبر آپ ﷺ سے
دو جہانوں کا چمکتا ہے مقدّر آپ ﷺ سے

آپؐ خیرِ اولیں ہیں، آپ ﷺ خیرِ آخریں
نور میں ڈھلتا گیا مٹّی کا پیکر آپ ﷺ سے

آپؐ کے صدقے میں ہوتا ہے بہاروں کا نزول
چاندنی تاثیر لیتی ہے اُتر کر آپ ﷺ سے

قطرہ قطرہ آپ ﷺ کی تنویر سے جلوہ فشاں،
مانگتا ہے روشنی موجوں میں گوہر آپ ﷺ سے

میں تو پاؤں سے جبیں تک خاک کا اک ڈھیر ہوں
میرا سینہ، میرا جینا ہے منوّر آپ ﷺ سے

میرے پلّے کا اثاثہ، عاجزی و بے بسی
سب کے سب بزمِ جہاں میں میرے تیور آپ ﷺ سے

حوضِ کوثر کی زیارت، میرا مسلک، میری خُو
پی رہا ہوں شب بہ شب، ساغر پہ ساغر آپ ﷺ سے

ظلمتیں ہیں جس قدر، سر سبز، میری کھیتیاں
اور جو بھی مجھ میں روشن ہے، وہ جوہر آپ ﷺ سے

مُنیر کمال

آپ ﷺ

روح بن کر وسعتِ کونین میں زندہ ہیں آپ ﷺ
صرف ماضی ہی نہیں ہیں، حال و آئندہ ہیں آپ ﷺ

ہر زمانہ آپ ﷺ سے کرتا رہے گا کسبِ نور
ردِّ ظلمت کے لئے وہ نقشِ تابندہ ہیں آپ ﷺ

کوئی ہادی اب نہ آئے گا، نہ اُترے گی کتاب
حشر تک کے واسطے فرمانِ پائندہ ہیں آپ ﷺ

جس نے دیکھا آپ ﷺ کو، دیکھا طلوعِ صُبح کو
اے ضیائے کاخ و کُو! مہرِ درخشندہ ہیں آپ ﷺ

نورِ سیرت آپؐ سے، نورِ بصیرت آپ ﷺ سے
روشنی بن کر دلوں کی آج بھی زندہ ہیں آپ ﷺ

عقل اور جذبات میں حُسنِ توازن کے لئے
کارگاہِ زیست میں حق کے نمائندہ ہیں آپ ﷺ

اپنی غفلت کا یہ عالم اور یہ شفقت آپ ﷺ کی
جُرم ہم سے ہو رہے ہیں اور شرمندہ ہیں آپ ﷺ

حنیفؔ اسعدی

آپ ﷺ

کون و مکاں کے مالک و مختار آپ ﷺ ہیں
اِس ساری کائنات کے سردار آپ ﷺ ہیں

دن رات بھیجتا ہے خدا آپ ﷺ پر درود
کتنے عظیم سیّدِ ابرار ﷺ آپ ہیں

ہر اک گناہگار کی اُمید ہیں حضور ﷺ
ان کا اگر ہے کوئی تو سرکار ﷺ آپ ہیں

انسان کے شرف کا سبب آپ ﷺ کا وجود
انسانیت کے اوج کا معیار آپ ﷺ ہیں

تکمیلِ حُسن آپ ﷺ کی تخلیق کا ہے نام
رعنائیِ جمال کا شہکار آپ ﷺ ہیں

دشمن بھی تھے گواہ صداقت پہ آپ ﷺ کی
وہ جانتے تھے، صاحبِ کردار آپ ﷺ ہیں

ہم عاصیوں کے اور جہنّم کے درمیاں
بخشش کی اک کِھنچی ہوئی دیوار آپ ﷺ ہیں

فکرِ نجات اب نہیں اکبر سلیمؔ کو
اس کو یقیں ہے، اس کے مددگار آپ ﷺ ہیں

سیّد اکبر سلیمؔ

آپ ﷺ

آفتاب آپ سے ہے تابِ سحر آپ ﷺ سے ہے
حُسنِ تخلیق کا پُرنور شجر آپ ﷺ سے ہے

روشنی چاند میں، سورج میں شرر آپ ﷺ سے ہے
موسمِ زیست بھر سُو ہے مگر آپ ﷺ سے ہے

آپ ﷺ سے ہر دو جہاں کی ہیں منازِل روشن
فرش سے عرش تلک راہ گزر آپ ﷺ سے ہے

انگلیاں آپ ﷺ کی ہیں نبضِ دیارِ دل پر
علم و حکمت کا یہ پُر درد نگر آپ ﷺ سے ہے

آرزو مجھ کو لئے جاتی ہے منزل کی طرف
جستجو آپ ﷺ کی ہے، جذبِ سفر آپ ﷺ سے ہے

مرحبا صَلِّ عَلٰے نورِ بصیرت کا سماں
شہر میں ظلمات کے عرفانِ بشر آپ ﷺ سے ہے

روشنی جھانک رہی ہے مِرے قدموں کی طرف
قصرِ ظلمات کی دیوار میں در آپ ﷺ سے ہے

مل گئی نخلِ تمنا کو تبسّم کی بہار
میرے احساس کی شاخوں میں ثمر آپ ﷺ سے ہے

لالہ و گُل بھی ہیں، انجُم بھی ہیں، گوہر بھی بشیرؔ
مِرے دامن میں سبھی ہے مگر آپ ﷺ سے ہے

بشیرؔ رحمانی

آپ ﷺ

ہیں سرورِ کونین، نذیر آپ، بشیر آپ ﷺ
حقّا کہ ہیں محبوبِ خداوندِ قدیر آپ ﷺ

اُن سا کوئی دنیا میں ہُوا اور نہ ہو گا
وہ اپنی مثال آپ ہیں، وہ اپنی نظیر آپ ﷺ

خالی کوئی لوٹا نہ درِ شاہِ اُمم ﷺ سے
گنجینۂ رحمت ہیں دو عالم کے امیر آپ ﷺ

کیوں سر نہ جُھکائیں درِ احمد ﷺ پہ ستارے
جُھکتا ہے سلامی کو وہاں بدرِ منیر آپ

واللہ عجب شانِ گدایانِ نبی ﷺ ہے
قدموں میں چلے آتے ہیں اورنگ و سریر آپ

ہو جائے اگر حکم شہنشاہ امم ﷺ کا
لوٹ آئے کماں تک ابھی چھوٹا ہُوا تیر آپ

حافظ سے بھلا شان کہاں اُس کی بیاں ہو
کرتا ہو ثنا جس کی خداوندِ قدیر آپ

حافظ عبدالغفار حافظ

آپ ﷺ

یا رسولَ اللہ ﷺ دیکھوں میں بھی روضہ آپ کا
بے سرو ساماں سہی، ہُوں نام لیوا آپ ﷺ کا

آپ ﷺ ہی کے در سے ملتا ہے، جو ملتا ہے ہمیں
ہے خدائے پاک کا سارا خزانہ آپ ﷺ کا

عقلِ انسانی سے تو ممکن نہیں اس کا وقوف
بس خدا ہی جانتا ہے، کیا ہے رُتبہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ یٰسٓ، آپ طٰہٰ، آپ حٰمٓ، آپ قٓ
مرتبہ اللہ نے کیا کیا بڑھایا آپ ﷺ کا

ساری مخلوقات شیدائی نہ ہو کیوں آپ ﷺ کی
جب خدائے برتر و اعلیٰ ہے شیدا آپ ﷺ کا

غیر ممکن ہے، وہ مانے رہبر اپنا غیر کو
یا رسولَ اللہ ﷺ دیکھا جس نے رستہ آپ کا

حشر تک ہرگز نبی اب کوئی آ سکتا نہیں
جو زمانہ آئے گا، ہو گا زمانہ آپ ﷺ کا

اس کے پاؤں میں ہو کیوں لغزش، اسے کیا فکر ہو
ہر نفَس رہتا ہے عابد کو سہارا آپ ﷺ کا

عابد نظامی

آپ ﷺ

رحم مجھ پر یا نبیؐ اللہ فرمائیں تو آپ ﷺ
چہرۂ پُر نور اپنا مجھ کو دکھلائیں تو آپ ﷺ

پاس مجھ عاصی کے بہرِ حق ذرا آئیں تو آپ ﷺ
ظلمِ گردوں سے مجھے آکر چھُڑا جائیں تو آپ ﷺ

سر کے بل آؤں گا میں صَلِّ علیٰ پڑھتا ہُوا
ہاں لبِ معجز نما سے اپنے فرمائیں تو آپ ﷺ

مُرغِ بسمل سا تڑپتا ہوں زیارت کیلئے
آپ آئیں یا مجھے طیبہ میں بلوائیں تو آپ ﷺ

پھنس رہا ہے اب خیالِ گیسوئے پیچاں میں دل
عقدۂ لاحل ہے حضرت ﷺ اس کو سلجھائیں تو آپ

حشر میں دامن نہ چھوڑوں گا میں تا خُلدِ بریں
شافعِ محشر ﷺ وہاں مجھ کو نظر آئیں تو آپ

خاک ہو کر بھی نہ چھوڑوں گا زمینِ پاک کو
نعش کو شائق کی واں اک بار دفنائیں کو آپ

میر سید علی شائقؔ دہلوی

آپ ﷺ

خود خدا کہ رہا ہے ثنا آپ ﷺ کی
نعت قرآں میں ہے جا بجا آپ ﷺ کی

آپ ﷺ ہی نے ہمیں حق کی پہچان دی
اللہ اللہ یہ ہم پر عطا آپ ﷺ کی

ایک لمحہ میں عرش بریں تک گئی
ذاتِ پُر نور یا مصطفےٰ ﷺ آپ کی

آپ ﷺ آئے تو ظلمت کے بادل چھَٹے
دونوں عالم میں پھیلی ضیا آپ ﷺ کی

دل کے تاریک گوشے چمکنے لگے
یاد آئی جو شمس الضحیٰ ﷺ آپ کی

وادیاں قلب و جاں کی مہکنے لگیں
لائی طیبہ سے خوشبو صبا آپ ﷺ کی

بندِ رنج و الم سے رہائی ملی
کیا غلامی ہے خیرالوریٰ ﷺ آپ کی

مجھ کو مدحت کا ایسا سلیقہ ملے
نعت لکھتا رہوں میں سدا آپ ﷺ کی

حاضرِ بارگاہِ کرم ہے ذکیؔ
چاہیے اک نگاہِ عطا آپ ﷺ کی

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

آپ ﷺ

ارتقائے بشر کا نشاں آپ ﷺ ہیں
نقشِ پا جن کے ہیں کہکشاں، آپ ﷺ ہیں

عرش پر آپ ﷺ اہلِ زمیں کا بھرم
فرش پر فخرِ ہفت آسماں آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کے دم سے قائم ہے یہ سلسلہ
عبد و معبود کے درمیاں آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کی ذات ہے نورِ صُبحِ ازل
اس جگہ روشنی ہے، جہاں آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کو کیوں نہ قرآنِ ناطق کہیں
گفتگو میں خدا کی زباں آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہیں حُسنِ اَخلاق کی انتہا
اپنے دشمن پہ بھی مہرباں آپ ﷺ ہیں

کلمۂ طیّبہ میں بھی نام آپ ﷺ کا
کون ہے شاملِ ہر اذاں، آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کا اک پتا مجھ کو معلوم ہے
علم و دانش جہاں ہے، وہاں آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ پر ختم اعجاز کا ہر سُخن
حاصلِ حُسنِ لفظ و بیاں آپ ﷺ ہیں

اعجاز رحمانی

آپ ﷺ

تیرگی میں نور پارہ آپ ﷺ کا نقشِ قدم
بحرِ عصیاں میں کنارہ آپ ﷺ کا نقشِ قدم

سُرخروئی، سرفرازی، خوش نصیبی، مغفرت
ہے سبھی کا استعارہ آپ ﷺ کا نقشِ قدم

زندگانی کے سرابوں میں حقیقت سربسر
ہے سبھی پر آشکارا آپ ﷺ کا نقشِ قدم

جگمگاتا ہے زمیں کی مانگ میں صُبح و مَسا
تا ابد روشن ستارہ آپ ﷺ کا نقشِ قدم

عرصہ ہائے زندگی میں ہر قدم، ہر موڑ پر
عزم و ہمّت کا اشارہ آپ ﷺ کا نقشِ قدم

منفرد سب سے، جہاں میں، آپ ﷺ کا حُسنِ کلام
مختلف، دنیا سے پیارا، آپ ﷺ کا نقشِ قدم

سب تھکی آنکھوں کا درماں، ہر دُکھی دل کی اماں
آپ ﷺ کے در کا نظارہ، آپ ﷺ کا نقشِ قدم

ہم نے بھی گیارہ برس کاٹے ہیں دشتِ جبر میں
تھا ہمارا بھی سہارا آپ ﷺ کا نقشِ قدم

اَخلاق عاطف

آپ ﷺ

مصطفیٰ رحمت سراپا، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
مجتبیٰ عالی عطایا، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

آپؐ ہیں بے مثل و یکتا، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
آپ کا پایا نہ سایہ، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

آپ ﷺ پر اے شاہِ بطحا ہر گھڑی لاکھوں درود
ہر نفس اے ماہِ طیبہ، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

روز و شب صبح و مسا اے رحمتہً للعالمیں ﷺ!
بھیجتا ہے حق تعالیٰ، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی برکت سے بیتُ اللہ بھی کعبہ بنا
ورنہ بُت خانہ ہی رہتا، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

خاکِ پا کی آپ ﷺ کے، قرآن نے کھائی قسم
کیا ٹھکانا اِس شرف کا، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

حشر کیا ہے؟ آپ ﷺ کی اظہارِ عظمت کا ہے دن
مرحبا یہ شانِ والا، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

ہم غلامانِ درِ دولت بھی ہیں اُمیدوار
ہو کرم ہم پر بھی مولا، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

اشتیاقِ حاضری سرکار ﷺ اک مدت سے ہے
دیکھتے ہم بھی مدینہ، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

کاش ہم کو بھی خدا دیتا کبھی وہ دن حضور ﷺ
نذر کرتے پیشِ روضہ، آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

سیّد حبیب احمد حبیب

آپ ﷺ

حق بات پہ کٹتی تھی زباں آپ ﷺ سے پہلے
متروک تھا اخلاصِ بیاں آپ ﷺ سے پہلے

خورشید کی حدّت تو کجا، شامِ الم میں
مہتاب بھی تھا شعلہ بجاں آپ ﷺ سے پہلے

بے کیف بہاروں کا تصوّر ہی عجب تھا
ہر پھُول تھا مجبورِ خزاں آپ ﷺ سے پہلے

اِدبار کے مارے ہوئے انسان کا عالم
ہونٹوں پہ تھی فریاد و فغاں آپ ﷺ سے پہلے

سینوں میں نہ دھڑکن تھی، نہ سانسوں میں حرارت
زندوں پہ تھا مُردوں کا گماں آپ ﷺ سے پہلے

لب کہنے سے معذور، قلم لکھنے سے قاصر
کیا کہئے کہ کیسا تھا سماں آپ ﷺ سے پہلے

نیکی تھی گراں اور بدی سہل تھی رائج
معدوم تھا احساسِ زیاں آپ ﷺ سے پہلے

آپ ﷺ

وِرد کرتا ہوں میں صبح و شام آپ ﷺ کا
واقعی اسمِ اعظم ہے نام آپ ﷺ کا

آپ ﷺ ہی سے عبارت ہے کُل زندگی
زندگی کا یہ "کُل" ہے، نظام آپ ﷺ کا

آپ احمد ﷺ بھی ہیں، اور محمد ﷺ بھی ہیں
حمد ہے لازمی جُزوِ نام آپ ﷺ کا

کر گئے بادشاہی غلام آپ ﷺ کے
بادشاہوں کو دیکھا غلام آپ ﷺ کا

آسماں کے صحیفے زمیں کے لئے
آسماں کو زمیں، سے پیام آپ ﷺ کا

عدل سے بھی سوا منصفی آپ ﷺ کی
انتہائے کرم، انتقام آپ ﷺ کا

دفعِ شر اور دفاعِ بشر کے لئے
نام کافی ہے خیرالانام ﷺ آپ کا

شبنمؔ رومانی

آپ ﷺ

ہر طرف رحمت کے بادَل چھا گئے، آپ ﷺ آ گئے
سب نقوش رنج و غم دُھندلا گئے، آپ ﷺ آ گئے

جبکہ روتی تھی، تڑپتی تھی، سسکتی تھی حیات
آپ ﷺ کو اس کے وہ آنسو بھا گئے، آپ ﷺ آ گئے

یوں چلی باغِ اُخوّت میں نسیمِ آشتی
سب بُتانِ رنگ و خوں تھرّا گئے، آپ ﷺ آ گئے

تن بدن جس دم وبالِ روح بن کر رہ گیا
دیدہ و دل جس گھڑی پتھرا گئے، آپ ﷺ آ گئے

جانے کب تک انبیاؑ دیتے رہے ان کی خبر
آخرش جب حضرت عیسیٰؑ گئے، آپ ﷺ آ گئے

یک بیک بدنامیاں گمنامیوں میں کھو گئیں
یک بیک چرچا ہُوا، آپ آ گئے آپ ﷺ آ گئے

آپ ﷺ سے پہلے تو ہم بھی تھے نہایت کم نظر
ہر خبر فیضاؔن ہم بھی پا گئے، آپ ﷺ آ گئے

فیض رسول فیضاؔن

آپ ﷺ

شانِ حق ہیں، رُوحِ قرآنی ہیں آپ ﷺ
کیفِ وحدت رمزِ حقّانی ہیں آپ ﷺ

سر سے پا تک نورِ ایمانی ہیں آپ ﷺ
کوئی بھی عالم ہو، لاثانی ہیں آپ ﷺ

میری ظلمت بھی ہے رحمت آفریں
شامِ غم میں صبحِ نورانی ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کا رتبہ بھلا پائے گا کون
شاہِ دیں محبُوبِ یزدانی ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ ہی ہیں محرمِ سرِّ عیاں
درحقیقت ظلِّ سُبحانی ہیں آپ ﷺ

کون رُک سکتا ہے اس کے سامنے
جس کے دل میں شمعِ ایمانی ہیں آپ ﷺ

کار فرما ہے ضیائے احدیت
جلوۂ رحمت کی تابانی ہیں آپ ﷺ

مبتلائے درد و غم کیوں ہے فضاؔ
دافعِ رنج و پریشانی ہیں آپ ﷺ

فضاؔ کوثری

آپ ﷺ

زمانے میں رحمت نہیں آپ ﷺ جیسی
کسی میں فضیلت نہیں آپ ﷺ جیسی

رسولؑ و نبیؑ ہوں کہ قطبؒ و ولیؒ ہوں
کسی میں شفاعت نہیں آپ ﷺ جیسی

بڑے پیارے ماں باپ ہوتے ہیں لیکن
جہاں میں محبّت نہیں آپ ﷺ جیسی

سزاوارِ مدحت بزُرگ اور بھی ہیں
مگر ہوتی مدحت نہیں آپ ﷺ جیسی

بہت سے شہنشہ جہاں میں ہوئے ہیں
مگر ان میں شوکت نہیں آپ ﷺ جیسی

خدا میزباں مصطفےٰ ﷺ کا ہوا ہے
کسی میں یہ عظمت نہیں آپ ﷺ جیسی

محمد ﷺ کے دامن میں چھپ جاؤ رزمیؔ
کہیں ملتی شفقت نہیں آپ ﷺ جیسی

بشیر رزمی

آپ ﷺ

شش جہت کا فقط مُستقر آپ ﷺ ہیں
زندگی کے سفر کا سفر آپ ﷺ ہیں

ذات کے منظروں میں اگر آپ ﷺ ہیں
بعدِ امکانِ حدِّ نظر آپ ﷺ ہیں

اٹھنے والا قدم سر کشیدہ نہ ہو
راستوں کے لئے موڑ پر آپ ﷺ ہیں

اپنی اُمّت میں تقسیم رحمت کا غم
جس طرف دیکھئے منتظر آپ ﷺ ہیں

جس سے کھنچتا ہے انساں خدا کی طرف
اس نہایت کا غالب اثر آپ ﷺ ہیں

یہ سمجھ لے زمانہ کہ بعد از خدا
بے خبر کُل جہاں، با خبر آپ ﷺ ہیں

کون گنتا ہے راتوں کی معراج کو
کتنے سورج ہیں جن کی سحر آپ ﷺ ہیں

سرنگوں خود ہے بابِ فضیلت جہاں
اتنی اونچائی پر معتبر آپ ﷺ ہیں

دونوں عالم کے اس آئینے میں نظرؔ
سب تماشا ہیں اور دیدہ ور آپ ﷺ ہیں

جمیل نظرؔ

آپ ﷺ

دہر میں چمکا ہے جب مہرِ رسالت آپ ﷺ کا
صبح کے چہرے سے چھلکا حُسنِ رحمت آپ ﷺ کا

حُسن کی قندیل ہے اب ذرّے ذرّے کا بدن
ہر طرف ہے جلوۂ نُورِ لطافت آپ ﷺ کا

مل گیا ہے گمرہوں کو راہِ منزل کا سُراغ
جلوہ گر جس دم ہُوا مہرِ ہدایت آپ ﷺ کا

اوج انسانی کا پرچم عرش پر لہرا دیا
اللہ اللہ دستِ معراجِ حقیقت آپ ﷺ کا

آپ ﷺ کے جلووں سے روشن ہے چراغِ زندگی
جگمگاتا ہے دلوں میں نقشِ اُلفت آپ ﷺ کا

حشر کی گرمی سے ہو گا خشک جب میرا دہن
آئے گا میرے لئے جامِ شفاعت آپ ﷺ کا

ایک مُدّت سے مرے قلب و نظر ہیں مضطرب
ایک مُدّت سے ہوں مُشتاقِ زیارت آپ ﷺ کا

اک فداؔ ہی کیا ہے الطاف و کرم سے فیضیاب
عام ہے ہر شخص پر فیضانِ رحمت آپ ﷺ کا

صوفی فضل الدّین فداؔ کھیم کرنی

آپ ﷺ

آپ کو کرتی ہے افضل حق نمائی آپ ﷺ کی
ارفع و اعلیٰ ہے آقا ﷺ مصطفائی آپ کی

صاحبِ لُطف و سخاوت اور قاسم آپ ﷺ ہیں
حق تعالیٰ آپ کا، ساری خدائی آپ ﷺ کی

رہبرِ راہِ صداقت، ہادیٔ دینِ مُبیں
ہر شہنشاہی سے بڑھ کر ہے گدائی آپ ﷺ کی

ظلمتِ باطل اگر چھا جائے عالم میں کہیں
نور برساتی ہے فوراً پارسائی آپ ﷺ کی

میرا ایماں ہے، عروجِ آدمیّت آپ ﷺ ہیں
حاملِ معراج ہے، حق آشنائی آپ ﷺ کی

کفر کو ایمانِ کامل سے مشرّف کر دیا
بیکراں رحمت ہے آقا ﷺ دل رُبائی آپ کی

مدحتِ احمد ﷺ کا ہو ابرؔار کیسے حق ادا
ہے ثنا خواں جب کہ ذاتِ کبریائی آپ ﷺ کی

ابرؔار کرتپوری

آپ ﷺ

سرورِ کُل فلک وقار ہیں آپ ﷺ
بزمِ امکاں کے تاجدار ہیں آپ ﷺ

خُوش نُما ہے خُدا نُما صورت
پیارے محبوبِ کردگار ہیں آپ ﷺ

رشکِ شمس و قمر، سراجِ مُنیر
ہمہ تن نُورِ کردگار ہیں آپ ﷺ

عرش منزل ہے فرشِ قبرِ حضور ﷺ
عرش مسند سرِ مزار ہیں آپ ﷺ

جان مُردوں میں ڈال دیتے ہیں
وہ مسیحائے روزگار ہیں آپ ﷺ

مطمئن ہم گناہ کوشی سے
خُلد میں آہ، بے قرار ہیں آپ ﷺ

خُلد بر کف ہے آپ ﷺ کا روضہ
باغِ فردوس کی بہار ہیں آپ ﷺ

مسند آرائے حجلۂ قوسین
خُسروِ عرش اقتدار ہیں آپ ﷺ

ہم غلاموں کی مغفرت کے لئے
سر بسجدہ ہیں، زار زار ہیں آپ ﷺ

علّامہ ضیاؔ القادری بدایونی

آپ ﷺ

حُسنِ فن، جانِ معانی آپ ﷺ ہیں
آفرینش کی کہانی آپ ﷺ ہیں

غایتِ تخلیقِ عالم کی قسم!
زندگیٔ جاودانی آپ ﷺ ہیں

نکہتِ گُل آپ ﷺ سے ہے فیض یاب
حُسنِ بزمِ لامکانی آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ نے بخشی غلاموں کو شہی
فکرِ حُریّت کے بانی آپ ﷺ ہیں

چلتا پھرتا آپ ﷺ قرآنِ حکیم
وہ، نہیں ہے جس کا ثانی، آپ ﷺ ہیں

میں کہاں اور آپ ﷺ کی مدحت کہاں؟
میرے شعروں کی روانی آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ پر قرباں ہوں میرے جان و دل
آبروئے زندگانی آپ ﷺ ہیں

عارفِ رضا

آپ ﷺ

جبینِ لوحِ جہاں پر نشان آپ ﷺ کا ہے
یہ صدقہ آپؐ کا ہے، یہ جہان آپ ﷺ کا ہے

تمام عالمِ امکاں کے آپ ﷺ ہیں آقا
مکاں کا ذکر ہی کیا، لامکان آپ ﷺ کا ہے

خدا سے سرورِ کونین ﷺ کا خطاب ملا
زمین آپؐ کی رہے، آسمان آپ ﷺ کا ہے

عَلَم تمام ہوئے سرنگوں ضلالت کے
خدا کے فضل سے اونچا نشان آپ ﷺ کا ہے

ہوئے ہیں فکرِ دو عالم سے اہلِ حق آزاد
سروں پہ سایہ شہِ دو جہان آپ ﷺ کا ہے

فرشتے سر کو جھکائے ادب سے رہتے ہیں
بلند و بالا بہت آستان آپ ﷺ کا ہے

خدا نے آپ ﷺ کو خیر البشر ﷺ بنایا ہے
یہ رتبہ سرورِ کون و مکان آپ ﷺ کا ہے

کِھلا ہوا ہے ہر اک سمت گُلشنِ توحید
یہ خوشبوؤں سے بھرا گلستان آپ ﷺ کا ہے

ہُوا ہے راہِ صداقت پہ گامزن کاوشؔ
وہ گرد جس کی ہے، وہ کاروان آپ ﷺ کا ہے

ماجد علی کاوشؔ زیدی

آپ ﷺ

برتاؤ تھا ہر اک سے خلیقانہ آپ ﷺ کا
ہر اہلِ عقل کیوں نہ ہو دیوانہ آپ ﷺ کا

ہر حرف ہے امینِ صداقت' خدا گواہ
مملوُ حقیقتوں سے ہے افسانہ آپ ﷺ کا

ہر لحظہ ہے شفاعتِ اُمّت کی التجا
اللہ کے حضور میں نذرانہ آپ ﷺ کا

رحمت نہ وقفِ امّتِ مرحوم کیوں رہے
بارِ گناہ اس کا ہے اور شانہ آپ ﷺ کا

اے کملی والے ﷺ فقر پہ تھا فخر آپ کو
دلکش تھا کتنا رنگِ فقیرانہ آپ ﷺ کا

جلوہ نُما حبیب ﷺ تھے خلوت میں خواب کی
اب شوق ہے کہ دیکھوں جلَو خانہ آپ ﷺ کا

لے جائے کھینچ کر درِ اقدس پہ دردِ دل
باعث بنے سکوں کا' شفاخانہ آپ ﷺ کا

پلکوں پہ اشک' لب پہ درود و سلام ہے
یہ ہو نہ ہو' ہے شرقیؔ دیوانہ آپ ﷺ کا

امیر الاسلام شرقیؔ

آپ ﷺ

کیسے سمجھے بشر کہ کیا ہیں آپ ﷺ
حدِّ ادراک سے وَرا ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کی شان کا تعیُّن کیا
ہر تصوُّر سے بھی سوا ہیں آپ ﷺ

مدح کیا آپ ﷺ کی کرے بندہ
جبکہ ممدوحِ کبریا ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کا در ہے سب دُکھوں کا علاج
دل کے ہر درد کی دوا ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ سا کون ہے زمانے میں
کُل زمانے کے رہنما ہیں آپ ﷺ

سَیلِ رنج و الم میں بھی ہر دم
مطمئن ہوں کہ آشنا ہیں آپ ﷺ

بے سہارا ہُوں' آسرا دیجے
بے سہاروں کے آسرا ہیں آپ ﷺ

پروفیسر حفیظ صدّیقی

آپ ﷺ

حکمِ ربّی سے جو لفظِ کُن کا دروازہ کھلا
تھا اَحَد کے بعد احمد ﷺ نام اک لکّھا ہُوا
آپؐ پر لاکھوں درود اور آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

آپ ہی ایجادِ عالم کی ہیں وجہِ ابتدا
کیوں نہ ہر لمحہ کروں ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ
آپؐ پر لاکھوں درود اور آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

آپ ہیں شمسُ الضحیٰ بدرُ الدجیٰ خیرُ الوریٰ ﷺ
آپ ہیں ختمُ الرُّسُل، خیرُ البشر، نورُ الہدیٰ ﷺ
آپؐ پر لاکھوں درود اور آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

آپ ﷺ ہی سے جادہ پیما کاروانِ اِتقا
آپ ﷺ ہی سے جلوہ ساماں محفلِ ارض و سما
آپؐ پر لاکھوں درود اور آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

آپ ﷺ کا در نوعِ انساں کے لئے دارُالشفا
آپ ﷺ ہی تو ہیں خلیل اللہؑ کے دل کی دعا
آپؐ پر لاکھوں درود اور آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

آپؐ محبوبِ خلائق آپ محبوبِ خدا ﷺ
آپ کی ذاتِ گرامی منبعِ صدق و صفا
آپؐ پر لاکھوں درود اور آپ ﷺ پر لاکھوں سلام
بھیجتا ہے رات دن یہ آپ ﷺ کا ادنیٰ غلام

غازیؔ مونگیری

آپ ﷺ

مجھے تو جو بھی ملا آپ ﷺ کے وسیلے سے
اگر ملا ہے خدا آپ ﷺ کے وسیلے سے

حضور آپ ﷺ ہی باعث جہاں کی خلقت کا
بنے ہیں ارض و سما آپ ﷺ کے وسیلے سے

مہک ہے اُن کے پسینے کی پھول کلیوں میں
رواں ہے باد صبا آپ ﷺ کے وسیلے سے

یہ چاند تارے گداگر ہیں آپ ﷺ کے در کے
ملی ہے ان کو ضیا آپ ﷺ کے وسیلے سے

نہیں ہے ان کے وسیلے کا گر کوئی قائل
اسے ہو رزق عطا آپ ﷺ کے وسیلے سے

الٰہی قید ہے دل خواہشوں کے زنداں میں
کبھی ہو یہ بھی رہا آپ ﷺ کے وسیلے سے

خدا ہے شافی، عقیدہ مرا یہی ہے جمیلؔ
مگر ہے ملتی شفا آپ ﷺ کے وسیلے سے

صادق جمیلؔ

آپ ﷺ

کون ہے جو نہیں ہے گدا آپ ﷺ کا
سارے عالم کو ہے آسرا آپ ﷺ کا

کیوں نہ سب آپ ﷺ کی نعت خوانی کریں
جب خدا خود ہو مدحت سرا آپ ﷺ کا

دونوں عالم میں وہ ہو گیا سُرخرُو
جس کسی پہ کرم ہو گیا آپ ﷺ کا

فرش پر آپ ﷺ کے ذکر کی محفلیں
چاند تاروں میں بھی تذکرہ آپ ﷺ کا

عالمِ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ دیکھئے
فرش سے عرش تک سلسلہ آپ ﷺ کا

ریزہ ریزہ ہوئے بُتکدے کفر کے
ایک یہ بھی تو ہے معجزہ آپ ﷺ کا

خاتم المرسلیں آپ ﷺ کی ذات ہے
کوئی ثانی ہو کیسے بھلا آپ ﷺ کا

چاندنی سر بسر آپ ﷺ کی رہ گزر
چاند ہے اصل میں نقشِ پا آپ ﷺ کا

ایک جِنّ و بشر ہی نہیں مدح خواں
ہے فرشتوں میں بھی تذکرہ آپ ﷺ کا

مجھ پہ بھی اپنی نظرِ کرم کیجئے
میں بھی سائل ہوں یا مصطفیٰ آپ ﷺ کا

آثمؔ فردوسی

آپ ﷺ

اوّلیں نقشِ کلکِ خدا آپ ﷺ ہیں
حُسنِ تخلیق کی انتہا آپ ﷺ ہیں

شان و تکریم میں اپنے رب کی طرح
فہم و ادراک سے ماورا آپ ﷺ ہیں

بزمِ کونین میں محترم، محتشم
با خدا آپ بعد از خدا آپ ﷺ ہیں

تھی خیالِ مشیّت میں تخلیق جو
اس کی تکوین کا مُدّعا آپ ﷺ ہیں

قافلہ رو میں آفاق و اَنفُس کا ہے
اس کے منزل رساں رہنما آپ ﷺ ہیں

کھُل کے برسا ہے جو باغ پر، راغ پر
وہ سحابِ عطا و سخا آپ ﷺ ہیں

جن سے بیتاب رہتا ہے قلبِ اثرؔ
اُن تمنّاؤں کا آسرا آپ ﷺ ہیں

اثرؔ لودھیانوی

آپ ﷺ

اس سے بڑھ کے ثنا ہو گی کیا آپ ﷺ کی
نام ہی آپؐ کا ہے ثنا آپ ﷺ کی

گفتگو آپ ﷺ کی دل نشیں دل نشیں
جاں فزا جاں فزا ہر ادا آپ ﷺ کی

وادیٔ جاں ہوئی عنبریں عنبریں
یاد جب آئی، خیرُ الوریٰ ﷺ آپ کی

آپ کے حُسنِ سیرت کی معراج ہے
اپنے اعدا کے حق میں دُعا آپ ﷺ کی

کوئی خالی نہ اس آستاں سے پھرا
حَبّذا شانِ جُود و سخا آپ ﷺ کی

ذکر رہتا ہے ہر دم زباں پر مری
یاد رہتی ہے دل میں سدا آپ ﷺ کی

ہم کو بخشا شعورِ حیات آپ ﷺ نے
ہم پہ ہے بے نہایت عطا آپ ﷺ کی

رازؔ بھی ہے ثنا خواں حضور ﷺ آپ کا
لب پہ مدحت ہے صبح و مسا آپ ﷺ کی

رازؔ کاشمیری

آپ ﷺ

آقائے نامدار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ
یکتائے روزگار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

ہیں آپ ہی تو باعثِ تخلیقِ کائنات
کونین کا وقار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

کلیاں ہی صرف بہرہ ورِ رنگ و بُو نہیں
پھولوں کا بھی نکھار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

روشن ہے جس کے نور سے ہر ذرّۂ جہاں
وہ شمعِ نُور بار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

ہے صانعِ جمال بھی خود اِس کا معترف
بے مثل شاہکار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

روشن ہوں کیوں نہ آپ پہ ہر غیب، ہر شہود
خالق کے رازدار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

مکّھی نہ چھو سکی تنِ بے سایۂ حضورؐ
کچھ ایسے مُشکبار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

کوئی ہُوا خلیلؑ تو کوئی بنا کلیمؑ
محبوبِ کردگار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

اُٹھ کر درِ حضور ﷺ سے اب جائیں ہم کہاں
تسکینِ دلفگار بنائے گئے ہیں آپ ﷺ

صابرؔ براری

آپ ﷺ

حُسن والوں میں بنایا ہے حسیں تر آپ ﷺ کو
جھوم اُٹھا خالقِ اکبر بنا کر آپ ﷺ کو

خالقِ کُل سے ملا ہے آپ کو کیسا عروج
کہتے ہیں مختارِ کُل سب بندہ پرور آپ ﷺ کو

آپ ﷺ کی ذاتِ مقدّس سے جہاں کی رونقیں
گلشنِ امکاں کا کہتے ہیں گُلِ تر آپ ﷺ کو

کس قدر بخشی ہے عظمت آپ ﷺ کو اللہ نے
دونوں عالم کا بنا کے بھیجا سرور آپ ﷺ کو

داورِ محشر کا یہ کتنا بڑا احسان ہے
جس نے فرمایا شفیعِ روزِ محشر آپ ﷺ کو

مالکِ ایجاد نے موجود ہر شے بخش دی
دین و دنیا، جنّت و تسنیم و کوثر آپ ﷺ کو

آپ ﷺ کا دینِ مبیں اُتنا ہی پھیلا ہر طرف
جس قدر ایذائیں دیتے تھے ستم گر آپ ﷺ کو

ایک دم آواز آئی "یا رسولَ اللہ" ﷺ کی
جانتے تھے بند مُٹھّی کے بھی پتھّر آپ ﷺ کو

یوں تو لاکھوں انبیا مسؔرور آئے ہیں یہاں
ان میں قدرت نے بنایا سب سے بہتر آپ ﷺ کو

مسؔرور بدایونی

آپ ﷺ

تخلیقِ کائنات کی صبحِ جمال آپ ﷺ ہیں
توقیرِ ممکنات ہیں، حُسنِ کمال آپ ﷺ ہیں

نورِ خدا ہے ضوفگن چہرے کے آفتاب میں
شمعِ تجلّیات ہیں، اپنی مثال آپ ﷺ ہیں

ایوانِ کُفر و شرک کے نابود ہو گئے سبھی
توحیدِ کبریائی کی شانِ جلال آپ ﷺ ہیں

اس کارزارِ دہر میں کتنی ہی کیوں نہ ہو گھٹن
رحمت کی آپ ہیں گھٹا، بادِ شمال آپ ﷺ ہیں

مجھ کو سکوں کی نعمتیں، قدموں میں آپ ﷺ کے ملیں
ظلِّ خدائے لاشریک و لازوال آپ ﷺ ہیں

آقا ﷺ مجھے فراق کی یہ کُلفتیں معاف ہوں
میرے وفورِ شوق کی شامِ وصال آپ ﷺ ہیں

عرضِ نیازِ منکسر پیشِ حضورِ مقتدر ﷺ
روحِ فگار و مُنتشر کا اندمال آپ ﷺ ہیں

نیازؔ رسول

آپ ﷺ

ختمِ رُسل ہیں آپ ﷺ شہِ انبیا ہیں آپ ﷺ
خیرُ الورٰی ہیں آپ ﷺ حبیبِ خدا ہیں آپ ﷺ

سرتاجِ عرش، فرش نشیں، پیکرِ صفات
انسانیت کا سب سے حسیں آئینہ ہیں آپ ﷺ

تخلیقِ دو جہاں کا سبب آپ ﷺ کا ظہور
تزئینِ کائنات کی بھی انتہا ہیں آپ ﷺ

انعام ہے ہمارے لیے آپ ﷺ کا وجود
تفسیرِ حق ہیں، چشمۂ صِدق و صفا ہیں آپ ﷺ

لطف و کرم ہے آپ ﷺ پہ ربِّ کریم کا
بیٹھے زمیں پہ عرش کے فرمانروا ہیں آپ ﷺ

افشا کیا خدا نے ہر اک راز آپ ﷺ پر
بے شک حریمِ غیب کے پردہ کُشا ہیں آپ ﷺ

احسان اللہ ثاقبؔ

آپ ﷺ

وِردِ زبان ہے شام و سحر آپ ﷺ ہی کا نام
وجہِ سکونِ قلب و نظر آپ ﷺ ہی کا نام

دیکھو تو ان کی شان کہ نامِ خدا کے ساتھ
لیتے ہیں سارے جنّ و بشر آپ ﷺ ہی کا نام

پائی اسی سے دولتِ عرفان و آگہی
ہے اعتبارِ اہلِ خبر آپ ﷺ ہی کا نام

غنچے کِھلے، جو آپ ﷺ ذرا مُسکرا دیئے
بادِ وزاں، نسیمِ سحر آپ ﷺ ہی کا نام

چاہیں وہ جس کسی کا مقدّر سنوار دیں
لوح و قلم، قضا و قدر آپ ﷺ ہی کا نام

جلووں سے آپ ﷺ ہی کے ملی ان کو روشنی
بے شک ضیائے شمس و قمر آپ ﷺ ہی کا نام

جس واسطے سے توبۂ آدمؑ ہوئی قبول
آیا تھا خُلد میں وہ نظر آپ ﷺ ہی کا نام

اخترؔ! بساطِ دہر کے ہر امتحان میں
پایا نشانِ فتح و ظفر آپ ﷺ ہی کا نام

چودھری اکرم علی اخترؔ

آپ ﷺ

اہلِ عرفاں کی حدِّ طلب آپ ﷺ ہیں
سرورِ کُل ہیں، رحمت لقب آپ ﷺ ہیں

اس سے بڑھ کر ہو توصیف کیا آپ ﷺ کی
مختصر یہ کہ محبُوبِ رب آپ ﷺ ہیں

کس کو حاصل بھلا ہے یہ عزّ و شرف
سب سے ارفع ہیں، اعلیٰ نسب آپ ﷺ ہیں

وجہِ تخلیق کون و مکاں ہی نہیں
بخششِ عاصیاں کا سبب آپ ﷺ ہیں

رہ سکے گا کہاں میرا دامن تہی
میرے مقصود و مطلوب جب آپ ﷺ ہیں

ساری دنیا میں جس سے اجالا ہُوا
ہم نواؤ! وہ ماہِ عرب آپ ﷺ ہیں

سب غلاموں کی رکھتے ہیں آقا ﷺ خبر
بے خبر شمسؔ تجھ سے بھی کب آپ ﷺ ہیں

سیّد شمسؔ وارثی

آپ ﷺ

نام لینا بھی، عبادت آپ ﷺ کا
ذکر بھی وجہِ سعادت آپ ﷺ کا

کوئی صورت ہی تقابُل کی نہیں
منفرد نظمِ قیادت آپ ﷺ کا

خُلق مظہر سیرت و کردار سے
منکشف، حُسنِ سیادت آپ ﷺ کا

تا ابد واللہ مٹ سکتا نہیں
ہے دلوں پر نقشِ عظمت آپ ﷺ کا

ہے ثبوتِ بے نظیری دہر میں
عالمِ اَخلاق و سیرت، آپ ﷺ کا

نسلِ آدمؑ کے لئے وجہِ شرف
پرچمِ تکریم و عزّت آپ ﷺ کا

تا ابد اُمّت کا ہر مردِ جری
ہے علمدارِ عزیمت آپ ﷺ کا

ہر نظر میں حُسنِ سیرت کی شَفَق
ہر زباں پر شورِ مدحت آپ ﷺ کا

یہ سعادت ہے سعیدؔ اللہ کی
ہے یہ خادِمِ رو بہ خدمت آپ ﷺ کا

نوّاب سعیدؔ اللہ خاں

آپ ﷺ

سر تا قدم تجلّیٔ ربُّ العلا ہیں آپ ﷺ
قرآن کہہ رہا ہے کہ شمسُ الضحٰے ہیں آپ ﷺ

ہے ذاتِ پاک آپ ﷺ کی مجموعۂ کمال
زینت طرازِ عرش، حبیبِ خدا ہیں آپ ﷺ

فضل و شرف میں آپ ﷺ کا ثانی کوئی نہیں
سلطانِ کائنات شہِ انبیا ہیں آپ ﷺ

شمعِ یقیں، چراغِ حرم، سیّد البشر
مُشکل کُشائے خلق، شفیعُ الورا ہیں آپ ﷺ

اوجِ کمال بخشا ہے سب حق نے آپ ﷺ کو
بحرِ سخا ہیں، خلق کے فرمانروا ہیں آپ ﷺ

سارے حدیں ہی ختم ہیں ادراک و فہم کی
لوحِ جبینِ عرش پہ طلعت نما ہیں آپ ﷺ

ساری جہاں پہ آپ ﷺ کا ہے لطفِ بے حساب
ابرِ کرم ہیں، رونقِ ارض و سما ہیں آپ ﷺ

جتنے بھی غم کے مارے ہیں کمزور و ناتواں
اُن بے کسانِ عشق کے درد آشنا ہیں آپ ﷺ

دونوں جہاں میں کون ہے اب آپ کے سوا
ستّارِ غم نصیب کا اک آسرا ہیں آپ ﷺ

ستّار وارثی

آپ ﷺ

آ گیا آ گیا آپ ﷺ کے شہر میں
شاعرِ بے نوا آپ ﷺ کے شہر میں

زندگی یوں تو ہر جا گزر جائے گی
زیست کا ہے مزا آپ ﷺ کے شہر میں

اے خدا ہم کو دیدار ہو آپ ﷺ کا
ہے یہی التجا آپ ﷺ کے شہر میں

یاں کسی کو گناہوں کا یارا نہیں
کس سے ہو گی خطا آپ ﷺ کے شہر میں

ہوش و احساس و فہم و فراست مرے
پا گئے سب ضیا آپ ﷺ کے شہر میں

فرطِ عشق و مُحبّت سے ہر اک بشر
جب گیا، رو دیا آپ ﷺ کے شہر میں

اس کی بھی مجھ کو حضرتؔ خوشی ہے بہت
ذکر ہو گا مرا آپ ﷺ کے شہر میں

اطہر عظیم حضرتؔ

آپ ﷺ

بڑھ گیا حدِ جنوں سے نام لیوا آپ ﷺ کا
آپ ﷺ کو خود مانگنے آیا ہے منگتا آپ ﷺ کا

محفلِ محشر میں دیدارِ خدا ہو گا ضرور
کاش ایسے میں نظر آ جائے جلوہ آپ ﷺ کا

لاکھ سجدے ہوں مگر سجدے سے کیا حاصل اُسے
جس کی قسمت میں نہ ہو نقشِ کفِ پا آپ ﷺ کا

آفتابِ روزِ محشر کو چمکنے دیجئے
جلوہ گر ہے ہم سیہ کاروں پہ سایہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ کے در پر کسی کو موت آ سکتی نہیں
دم بھرے گا مسکرا کر خود مسیحا آپ ﷺ کا

عرش والے آپ ﷺ کی صورت پہ قرباں ہو گئے
کیا سمجھ سکتے ہیں رُتبہ اہلِ دنیا آپ ﷺ کا

بارگاہِ طور کا عالم کہوں کیا اے صبیحؔ
چشمِ موسیٰؑ آج بھی پڑھتی ہے کلمہ آپ ﷺ کا

صبیحؔ رحمانی

آپ ﷺ

قبلۂ جاں، کعبۂ دل، روحِ ایماں آپ ﷺ ہیں
مرکزِ چشمِ بصیرت، نورِ یزداں آپ ﷺ ہیں

ذہنِ انساں کے خرابے میں تھی ہر سُو تیرگی
آفتابِ فکر اے حُسنِ شبستاں ﷺ آپ ہیں

ہے بہارِ صد بہاراں کس سے دشتِ زندگی
غنچۂ دل کی صدا ہے، جلوہ ساماں آپ ﷺ ہیں

کیوں نہ سینے سے لگاؤں دل کو صدہا ناز سے
جلوہ فرما اس میں جب محبوبِ یزداں ﷺ آپ ہیں

ہر دعا مقبول ہوتی ہے بفضلِ کبریا
واسطہ کونین میں شاہِ رسولاں ﷺ آپ ہیں

بحر و بر میں آپ ﷺ ہی کا فیض جاری ہے مدام
ناز ہے تقوؔی کو آقا، جانِ جاناں آپ ﷺ ہیں

نعیم تقوؔی

آپ ﷺ

میری نگاہِ شوق میں خیرالوریٰ ہیں آپ ﷺ
باقی خدا کو علم ہے اِس کا کہ کیا ہیں آپ ﷺ

سارے جہاں کے عشق سے یہ عشق ہے عظیم
معلوم ہے سبھی کو، حبیبِ خدا ہیں آپ ﷺ

اِس آرزو کے بعد کوئی آرزو نہیں
جس پر نثار دل ہے، وہی مُدّعا ہیں آپ ﷺ

مسکین لوگ آپ ﷺ کو کتنے پسند ہیں،
سرکش ہیں اہلِ زر بھی تو اُن سے خفا ہیں آپ ﷺ

ارضی بھی آپ ﷺ کے ہیں تو عرشی بھی آپ ﷺ کے
ثابت ہوا کہ صاحبِ ارض و سما ہیں آپ ﷺ

لاچار ہم ضرور ہیں لیکن ہیں مطمئن
ہر دردِ لادوا کی یقیناً دوا ہیں آپ ﷺ

پھر کس لئے ہو خوف ہمیں روزِ حشر کا
جب جانتے ہیں، شافعِ روزِ جزا ہیں آپ ﷺ

قمؔر صدیقی

آپ ﷺ

یا ہے وہ اَلطاف و کرم آپ ﷺ کے در پر
مَرنے کی دُعا کرتے ہیں ہم آپ ﷺ کے در پر

ن قدموں کو وہ عظمتِ سر دیتے ہیں پہلے
پھر رکھتے ہیں عُشّاق قدم آپ ﷺ کے در پر

مُجرم کو چُھپا لیتے ہیں کملی میں، یہ سن کر
سرکار ﷺ! چلے آئے ہیں ہم آپ ﷺ کے در پر

للچائی نگاہوں سے ہر اک روز کرے مِہر
نظّارۂ اَلطاف رُشیمَ آپ ﷺ کے در پر

اے کعبۂ دِل جُھک سُوئے سرکارِ مدینہ ﷺ
خود جُھکتی ہے محرابِ حرم آپ ﷺ کے در پر

دنیا کے سمندر بھی جنھیں دھو نہ سکیں وہ
دُھل جاتے ہیں کونین کے غم آپ ﷺ کے در پر

ہر غم کا مُداوا ہے یہی بارگہِ ناز
بن جاتی ہے تقدیرِ اُمم آپ ﷺ کے در پر

کون اور سُنے ملّتِ بیضا کا زبُوں حال
ہم لائے ہیں رودادِ الم آپ ﷺ کے در پر

سب عرض و بیاں ختم ہے خاموش کھڑا ہے
آشفتہ ہے بدؔر، آنکھ ہے نم آپ ﷺ کے در پر

بدؔر القادری (ہالینڈ)

آپ ﷺ

پیکرِ اوصافِ دو عالم ہے صورت آپ ﷺ کی
رہبرِ اَخلاقِ انسانی ہے سیرت آپ ﷺ کی

آپ ﷺ کے اَقوالِ زرّیں علم و حکمت کے چراغ
حاصلِ ادراکِ عالم ہے بصیرت آپ ﷺ کی

باعثِ انکارِ حق ہے دینِ آباء کی فصیل
جانتے ہیں یوں تو کافر بھی صداقت آپ ﷺ کی

منکروں کا فیصلہ کرتی ہے شمشیرِ عمرؓ
تا قیامت اک ترازو ہے عدالت آپ کی

سرفروشی کے لئے میں آج بھی تیّار ہوں
ہو چکی ہے بار مجھ پہ گو اطاعت آپ ﷺ کی

نفرتوں کا ذکر بھی اچھا نہیں لگتا مجھے
جلوہ فرما جب سے دل میں ہے محبّت آپ ﷺ کی

شاعری میں یوں تو اَزہر بیسیوں میدان ہیں
روح افزا حمد ہے یا ایک مدحت آپ ﷺ کی

اَزہر دُرّانی

آپ ﷺ

آدمیّت کی روح و رواں آپ ﷺ ہیں
یا نبی ﷺ سرورِ دو جہاں آپ ہیں

آپ ﷺ کی روشنی عرش پر، فرش پر
یا محمد ﷺ مکین و مکاں آپ ہیں

نور ہیں زندگی کے اندھیروں میں آپ ﷺ
رحمتِ حق کی صبحِ عیاں آپ ﷺ ہیں

دلکشی آپؐ سے، روشنی آپ ﷺ سے
اک مہکتا ہُوا گلستاں آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہیں موجِ رحمت ازل تا ابد
جاوداں آپؐ ہیں، بے کراں آپ ﷺ ہیں

رہنمائی کے چاند اور ستارے ہیں آپ ﷺ
زیست کے چرخ پر کہکشاں آپ ﷺ ہیں

مہرباں ساری انسانیت پر ہیں آپ ﷺ
اہلِ دنیا کا دارُالاماں آپ ﷺ ہیں

طاؔہر لاہوری

آپ ﷺ

یا نبی ﷺ! کتنا حسیں ہے نام پیارا آپ ﷺ کا
ہم بُروں کو دو جہاں میں ہے سہارا آپ ﷺ کا

ڈھل گئی ساری سیاہی اُس کے بد اعمال کی
صدقِ دل سے جس نے بھی کلمہ پکارا آپ ﷺ کا

منکرِ اسلام تھا، داخل صحابہؓ میں ہوا
چشمِ ایماں سے کیا جس نے نظارہ آپ ﷺ کا

مُڑ گیا اس سمت لشکر رحمتِ غفّار کا
ہو گیا جس سمت پُر رحمت اشارہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ کی سیرت مثالی، آپ کا اُسوہ حسَن
رہنما ہے تا ابد روشن منارا آپ ﷺ کا

اپنے آقا اپنے مولا کی زیارت کے لئے
منتظر اِسرا کی شب تھا ہر ستارہ آپ ﷺ کا

محمد حنیف نازؔش قادری

آپ ﷺ

ایمان و آگہی کا خلاصہ بھی آپ ﷺ ہیں
ملجا بھی میرا آپ ﷺ ہیں، ماوا بھی آپ ﷺ ہیں

لذّت شناس جس کی مہک سے ہیں دو جہاں
اُس بُوئے دلنواز کا دریا بھی آپ ﷺ ہیں

آنکھوں کو جس کے حُسن سے تابندگی ملی
اُس نُورِ دل نشیں کا اُجالا بھی آپ ﷺ ہیں

تاریکیٔ حیات کو روشن جو کر گیا
وہ تابشِ جمال، وہ جلوہ بھی آپ ﷺ ہیں

صدیوں کی داستان کا حُسنِ تمام بھی
دل پر رہے جو نقش، وہ لمحہ بھی آپ ﷺ ہیں

رنگینیٔ حیات بھی ہے آپ سے حضور ﷺ
تخلیقِ کائنات کا منشا بھی آپ ﷺ ہیں

دانائی ہم کو اور نہ بینائی زیب دے
میرے حضور ﷺ دانا و بینا بھی آپ ﷺ ہیں

ڈھونڈا ہے میں نے ابر، نہ سایہ کوئی کبھی
میرے لئے تو ابر بھی، سایہ بھی آپ ﷺ ہیں

مسرؔور جیسے عاصی و ناچیز کو، اگر
رُتبہ ملا تو باعثِ رتبہ بھی آپ ﷺ ہیں

مسرؔور کیفی

آپ ﷺ

سایہ فگن ہے سر پہ جو داماں، آپ ﷺ ہیں
اللہ کا زمانے پہ احسان ﷺ آپ ہیں

خُلد و جناں سے مجھ کو نہیں ہے کوئی غرض
اے سیّدالبشر ﷺ مِرا ارمان آپ ہیں

حاصل ہُوا ہے جس کو کہ معراج کا شرف
اُترا ہے جس پہ عرش سے قرآن، آپ ﷺ ہیں

اُمّی لقب ہے، اور مدینہ ہیں علم کا
حُسنِ صفات و ذات کا عرفان آپ ﷺ ہیں

دوزخ کا، حشر نشر، حساب و کتاب کا
کیا ڈر ہو اس کو، جس کے نگہبان آپ ﷺ ہیں

بخشا ہے میزبانی کا حق نے مجھے شرف
مہماں سرا ہے دل مِرا، مہمان آپ ﷺ ہیں

جو چاہیں مجھ کو اہلِ زمانہ کہیں، مگر
ایمان آپ ہیں، مِرا ایمان آپ ﷺ ہیں

راس آ گئی ہیں بے سرو سامانیاں مجھے
میری حیاتِ شوق کا سامان آپ ﷺ ہیں

ضامن ہے جن کے فقر پہ قربان خُسروی
بے شک وہ دو جہان کے سلطان آپ ﷺ ہیں

ضامن حسنی

آپ ﷺ

جہاں توحید سے ناآشنا تھا آپ ﷺ سے پہلے
خدا ہر ایک انساں کا جُدا تھا آپ ﷺ سے پہلے

نہ تھا نام و نشاں انسان میں اُنس و محبّت کا
سراپا شر تھا انساں، اور کیا تھا آپ ﷺ سے پہلے

حیا مفقود، غیرت سرنگوں، خوفِ خدا غائب
ہر سو ایک طوفان بلا تھا آپ ﷺ سے پہلے

سمومِ گُمرہی عالم پہ اس درجہ مُسلّط تھی
ہدایت کا دِیا گل ہو چکا تھا آپ ﷺ سے پہلے

نکالا آپؐ نے انسان کو قعرِ مذلّت سے
زمانہ منتظِر تھا آپ ہی کا آپ ﷺ سے پہلے

نظر آتا تھا ہر جانب جہنّم زار کا نقشہ
تصوّر خُلد کا اک واہمہ تھا آپ ﷺ سے پہلے

محمد یعقوب پرواز

آپ ﷺ

ممدوح ہم سے عاصیوں ہی کے کہاں ہیں آپ ﷺ
محبوبِ کبریا ہیں، شہِ مُرسلاں ہیں آپ ﷺ

نعتِ ازل کا مطلعِ اوّل حضور ہیں
نظمِ اَبَد کا مقطعِ رحمت نشاں ہیں آپ ﷺ

ہستی کے باغ میں بھی مہک آپ ﷺ ہی سے ہے
وجہِ بہارِ گلشن ہر این و آں ہیں آپ ﷺ

نقشِ قدوم پاک کو پانا محال ہے
پہنچے نہ جبرئیلِ امیںؑ بھی، جہاں ہیں آپ ﷺ

پوشیدہ بات کیا ہے، نہاں راز کون سا
دانندۂ غیاب کے جب رازداں ہیں آپ ﷺ

رب ہے رحیم، آپ ﷺ شفیع و کریم ہیں
ہم پر کرم خدا کا ہے اور مہرباں ہیں آپ ﷺ

کوئی نہ تھا زمان و مکاں جب، تو آپ ﷺ تھے
یوں ماورائے قیدِ زمان و مکاں ہیں آپ ﷺ

دنیا کی فکر کیا، غمِ عقبیٰ کا ذکر کیا
رحمت گناں یہاں ہیں تو شافع وہاں ہیں آپ ﷺ

محمودؔ کیوں کروں نہ مقدّر پہ افتخار
میرا وقارِ نطق ہیں، حُسنِ بیاں ہیں آپ ﷺ

راجا رشید محمود

آدابِ نعت

شاعرو! مدحت نگاری کا سلیقہ چاہیے
ناعتو! آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے

جس طرح اک دوسرے کو ہم بُلاتے ہیں بہم
اس طرح ہرگز نہ آقا ﷺ کو بلانا چاہیے

ہیں تقاضے نعت کے، نظم و غزل سے مختلف
نعت میں بے حد ادب آمیز لہجہ چاہیے

"رَاعِنَا" سے خود خدا نے منع جب فرما دیا
"یَا رَسُوْلَ اللہ! اُنْظُرْنَا!" وظیفہ چاہیے

گرچہ اُن کی شان کے شایاں زباں ممکن نہیں
پھر بھی کوتاہی سے حتّی الوسع بچنا چاہیے

دل کی دھڑکن بھی مؤدّب ہو دمِ عرضِ کرم
پیشِ آقا ﷺ سانس بھی آہستہ لینا چاہیے

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں باریابی کے لئے
عجز کا فیضانؔ تحفہ پیش کرنا چاہیے

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالہ)

مقالۂ خصوصی

رفیق احمد باجواہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الملک

مقام و مرتبۂ خاتم النبیین ﷺ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جُملہ رازہائے کائنات آپ پر واضح کر دیئے اور یہ انھی کی رحمۃ للعالمینی کا فیض ہے کہ وہ راز انسانوں کے لئے قرآنِ پاک میں محفوظ ہو گئے۔ اور کسی انسان کے بس میں نہ رہا کہ وہ اس کتابِ لاریب کے کسی حرف، کسی زیر یا کسی زبر کو اپنی مخصوص جگہ سے اِدھر اُدھر کر سکے۔ آج کی سائنس کے بل بوتے پر ترقی یافتہ دنیا دراصل نزولِ قرآن کے فیضان کا پرتو ہے۔

سائنس رازہائے کائنات کی تحقیق کا دوسرا نام ہے۔ اگر اَن جانے کو جان جانا، سائنس کی بنیاد ہے تو پھر پہلی وحی میں "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ" کے اعلان کو کیا کہیں گے۔ فرق صرف یہ ہے کہ انسانی تحقیق میں ریب کا شائبہ بھی رہتا ہے اور شبہ بھی، جب کہ فرموداتِ قرآن لاریب بھی ہیں اور ہادی بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص الخاص انتظام کے تحت اپنی محبوب ترین شخصیت محمدؐ رسول اللہ ﷺ کو وقت اور فاصلہ کی پابند کائنات، اِن پابندیوں سے ماورا کائنات اور ان میں رواں دواں مسلسل و مستحکم حُسنِ انتظام کا مشاہدہ کروایا۔ اور کائناتی نظم و نسق کے جملہ

راز آپ ﷺ پر واضح کر دیئے جو آج تک تمام انسانوں کے مطالعہ و مشاہدہ کے لئے قرآنِ پاک میں محفوظ ہیں۔

"یَا اَیُّھَا النَّاس" کہ کر اللہ تعالیٰ پوری انسانیت سے مخاطب ہوتے ہیں، اور پھر متعیّن مقاصد کے تحت کبھی مومنوں سے، تو کبھی کفّار سے مخاطب ہوتے ہیں۔ پہلی وحی کے نزول پر اللہ تعالیٰ نے ایک اُمّی لقب کو لکھا ہُوا پڑھنے کو کہا، اور فرمایا: آپ اس رب کا نام لے کر یہ لکھا ہُوا پڑھیئے ۔ ۔ ۔ جس نے آپ کے جسم کی پرورش اس مہارت اور احسنِ تقویم سے کر رکھی ہے کہ اس میں لکھا ہوا پڑھ لینے اور پڑھا ہوا لکھ لینے کی صلاحیت موجود ہے۔ جس نے انسانی جسم میں قلم سے تحریر کرنے، اپنی تحریر سے مزید سیکھ لینے اور تحقیق کے ذریعے وہ جان جانے کی صلاحیت وجود کر رکھی ہے، جو انہیں پہلے سے معلوم نہ ہو۔ گویا ہر انسان اپنی اصل میں اَن جانے کو جان جانے یعنی علمِ سائنس کا طالبِ علم ہے اور زندگی بھر اسی عمل میں مصروف رہتا ہے۔ اس انسان کی ابتدا ہی اَسْمَاءَ کُلَّھَا کے جان جانے سے ہوئی۔ اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ کچھ جان گیا جو فرشتے بھی نہیں جانتے تھے۔

لفظِ "اسم" میں بے انتہا راز پنہاں ہیں۔ علم الاسماء صرف چیزوں کے نام جان جانے تک محدود نہیں ہوتا۔ جس علم کی ابتدا حضرت آدمؑ سے ہوئی، اس کی انتہا محمدؐ رسول اللہ ﷺ پر ہوئی۔ آپ ﷺ پہلی وحی کے نزول پر ہی وہ کچھ جان گئے جو انسان اس سے پہلے نہیں جانتے تھے۔ اور آپ ﷺ کی وساطت اور آپ ﷺ کے کرم سے جملہ انسان بھی وہ کچھ جان جانے کے اہل ہو گئے جو اس سے پہلے کائنات اور نظم کائنات میں تو موجود تھا مگر انسانوں سے مخفی تھا۔

جب اللہ تعالیٰ فرما رہے تھے "خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ" تو یہ دلیل لائی جا رہی تھی کہ جو اللہ اپنی قدرت سے ایک لوتھڑے سے اتنا اعلیٰ، پیچیدہ اور کار آمد

انسانی جسم بنا سکتا ہے' اُسے یہ قدرت بھی حاصل ہے' اور انسانی جسم کی ساخت میں
یہ اہلیت بھی موجود ہے کہ ایک اُمّی یکایک لکھا ہُوا پڑھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ
بھی کوئی مشکل نہیں کہ انسان کو قلم کا استعمال سکھا دے۔ پہلی وحی کے دوران ہی یہ
واضح ہو گیا کہ کائنات میں یقیناً ایسا نظام موجود ہے کہ غارِ حرا میں بیٹھا ہوا انسان
لوحِ محفوظ کی تحریر پڑھ لے'۔۔۔ یوں کہ لوحِ محفوظ کی تحریر اس کے روبرو ہو۔

یہ پہلی وحی کے پہلے لفظ "اِقْرَأْ" پر تحقیق ہی کا نتیجہ ہے کہ آج کا انسان
بہت دور کی تحریر پڑھنے کے قابل ہو گیا۔ اور بالآخر انسان نے "فیکس" کا سا آلہ
ایجاد کر لیا۔ اگر انسان ساختہ آلہ اتنا کام کر سکتا ہے جس کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں تو
پھر اللہ کے خلق کردہ فیکس میں کیا کیا نمایاں اوصاف نہ ہوں گے۔ اگر آج کے
انسان ساختہ ڈِش انٹینا کا یہ کمال ہے تو پھر اللہ کے خلق کردہ ڈش انٹینا کا کیا کیا کمال
نہ ہو گا۔

وہ سوز اور وہی نور جن کے اجماع سے فیکس میں استعمال ہونے والی بجلی
پیدا ہوتی ہے' اس سے کہیں زیادہ لطیف اور طاقتور سوز رمضان میں اور نور جبرئیل
میں تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جَسَدِ رسول ﷺ کی ساخت ایسی تھی کہ سوز اور
نور سے حاصل کی ہوئی برقی رو آپ کے جسم میں سے گزر کر زمین میں نہ جا سکتی
تھی' بلکہ آپ کے جسدِ مبارک میں ہی سرکٹ ہو جاتی تھی۔ بجلی کی رو کے موصل
اور غیر موصل میں فرق کو آج کے زمانے میں کون نہیں جانتا۔ اسی رو کے سرکٹ ہو
جانے کی وجہ ہی سے آپ ﷺ کا جسم منوّر تھا۔ اور کون نہیں جانتا کہ نور کا سایہ
نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ کے جسدِ مبارک اور پہاڑ کی نوعیت میں یہی فرق ہے کہ
جس وحی کے آپ ﷺ حامل تھے' وہ اگر پہاڑ پر نازل ہوتی تو وہ رُوئی کے گالوں
کی طرح اڑ گیا ہوتا۔ انسانوں نے برقی رو کے حامل اجسام بنا کر کیا کیا کارنامے

سرانجام نہیں دیئے' تاہم وہ براق ابھی تک سائنس دانوں کے لئے باعثِ حیرت ہے
جو کائناتوں کی سیر کروا لایا مگر ابھی بستر گرم تھا' ابھی کُنڈی ہلتی تھی۔

"اَسْمَآءَ کُلَّهَا" کے علم سے لے کر **"اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَالَمْ یَعْلَمْ"** نہ جانے کو جان جانے کا انسانیت کا سفر بڑے لطیف اور دلچسپ راز لئے
ہوئے ہے۔ مگر پہلی وحی کے نزول کے بعد انسانی ایجادات اتنی کثیر ہیں کہ سرچشمۂ
قرآن سے رواں دواں علم کے سوتے سیلاب لائے ہوئے ہیں۔ قرآن نے ہدایت
کے لئے علمِ غیب پر ایمانِ کامل کی شرط ہی اس لئے لگائی ہے کہ تحقیق کی انسانی
کاوشیں کسی بھی مقام پر آخری ہاں نہیں کہہ سکتیں۔ جب کہ قرآنِ پاک کی آیات
آفاقی حقائق اور قطعی و آخری سچائیوں کی حامل ہیں۔ لہٰذا تلقین ہوئی کہ اپنی عقلِ
فانی کو قرآن کی دانشِ لافانی پر حاوی نہ کرو۔ قرآنِ پاک کے طالب علم رہو' استاد نہ
بن بیٹھو۔ حقائق پر ایمان بالغیب رکھو اور فرقے نہ بناؤ' کہ انسانوں کو فرقوں میں
تقسیم کرنے والا خود تقسیم زدہ ہوتا ہے۔ مصدّقہ حقیقت ہے کہ اپنی اصل میں انسانی
دانش کے لئے کائنات بابِ سوالات ہے اور کائنات کے طالبِ علم کے لئے قرآن
بابِ جوابات۔

رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی بے مثل دانش کے ذریعے لوگوں پر واضح کر
دیا کہ انسانوں کی پرورش ان کا رب کر رہا ہے۔ انسانی زندگی کے لئے' انسانی جسم کی
پرورش کے لئے اللہ نے آدم کے جسم میں بھی ایک لابُدی نظام نافذ کر رکھا ہے' اور
کائنات میں بھی۔ اور انسانوں کا یہ پرورش کنندہ ان کا ملک بھی ہے اور الٰہ بھی۔
انسان کسی اور کو اپنا ملک اور الٰہ مان لیں گے تو ان کے اجسام کی ربوبیت متأثر ہو
گی۔ جو اس کی پناہ میں پرورش پائے گا' اپنی اہلیتوں کو نمایاں کرتا ہوا پائے گا۔ جو
اس کے سوا کسی اور کی پناہ میں چلا جائے گا' کسی اور کا تابع ہو جائے گا' کسی اور کے

احکام کا پابند ہو جائے گا، کسی اور کو اپنا قانون ساز تسلیم کرے گا ـــــ وہ وسوسوں کا شکار ہو جائے گا، اور وسوسوں کا شر تو خنّاس ہوتا ہے جو انسانوں کے سینے کو وسوسوں کی آماجگاہ بنا دیتا ہے۔

آج جس نظامِ سیاست میں ہم پرورش پا رہے ہیں، وہاں نہ اللہ کو رب تسلیم کیا جا رہا ہے، نہ ملک، نہ الٰہ۔ نہ ہم، نہ ہماری حکومتیں اللہ کے احکام کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، نہ اس کے احکام کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ اس مد میں ہم کفر، ظلم اور فسق کے دوائر میں اس طرح گھر چکے ہیں کہ نہ ٹھہراؤ میسّر ہے، نہ رفت۔ ہماری اپنی تشکیل دی ہوئی انتظامیہ ہے، اپنی ہی مرضی کی مقننہ ہے، اور اپنی ہی چاہت کی عدلیہ۔ اور غور سے دیکھیں تو کچھ بھی ہمارا اپنا نہیں ہے۔ ایک مسلسل و مستقل وسوسہ ہے، ـــــ اور بس۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ہم پر یہ راز بھی افشا کیا کہ ہر تخلیق کا ایک مثبت پہلو ہوتا ہے اور ایک منفی۔ ایک پہلو تاریکیوں کو پھاڑ کر نکلتی ہوئی روشنی ہے اور دوسری طرف روشنیوں پر چھائی ہوئی تاریکی۔ لہٰذا انسان کے لئے لازم ہے کہ تخلیق کے مثبت سے مستفید ہو اور منفی پہلو سے اللہ کی پناہ مانگے۔ مثالیں دے کر واضح کیا کہ حاسد جب حسد کر رہا ہوتا ہے تو تخلیق کے منفی پہلو کو بار آور کر رہا ہوتا ہے۔ جو کسی بھی کلام کے اثرات کو کسی کے نقصان کے لئے استعمال کرے گا، وہ شَرِّ مَا خَلَقَ کا داعی ہو گا۔ لہٰذا ذرّاتی قوت سے انسانوں کی پرورش کے سامان پیدا کرو، جس طرح تمہارے جسم میں رُو بہ عمل ذرات ایک دوسرے کے معاون بن کر تمہاری پرورش کر رہے ہیں۔

ذرّاتی قوت سے ایٹم نہ بناؤ، اس قوت کو اسی طرح استعمال کرو جس طرح کائنات کی حیات کے لئے اللہ اسے استعمال کر رہا ہے۔ اللہ کے رفیق بنو، اس کے رقیب نہ بنو۔ قویٰ کا منفی استعمال کرو گے تو کائنات کو تم سے رقابت ہو جائے گی۔

آج کا انسان اپنے منصب سے آگاہ نہیں رہا۔ اللہ نے اسے اپنی رقابت کے لئے نہیں، اپنی خلافت و ولایت کے لئے تخلیق کیا ہے۔ اللہ کے **رب الناس۔ ملِک الناس۔ اِلٰہ الناس** ہونے پر ایقان و ایمان جتنا غیر متزلزل ہو گا، مقامِ محمد ﷺ اتنا ہی واضح ہوتا چلا جائے گا۔ لوگو! مقامِ محمد ﷺ سے آگاہی عالمِ انسان کی سب سے بڑی ایجاد ہے۔

***** *****

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۸۸ کے خاص نمبر

ماہ	موضوع
جنوری	حمدِ باری تعالیٰ
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول ﷺ (اول)
اپریل	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول)
مئی	مدینۃ الرسول ﷺ (دوم)
جون	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعتِ قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (اول)
اکتوبر	میلادُ النبی ﷺ (اول)
نومبر	میلادالنبی ﷺ (دوم)
دسمبر	میلادالنبی ﷺ (سوم)

۱۹۹۰ کے خاص نمبر

ماہ	موضوع
جنوری	حسنؔ رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (سوم)
مارچ	درود و سلام (چہارم)
اپریل	درود و سلام (پنجم)
مئی	درود و سلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	وارثیوں کی نعت
ستمبر	آزادؔ بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلادُالنبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درود و سلام (ہفتم)
دسمبر	درود و سلام (ہشتم)

۱۹۸۹ کے خاص نمبر

ماہ	موضوع
جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراجُ النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلامِ ضیاء القادری (اول)
اگست	کلامِ ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درود و سلام (اول)
نومبر	درود و سلام (دوم)
دسمبر	درود و سلام (سوم)

۱۹۹۱ کے خاص نمبر

ماہ	موضوع
جنوری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)
فروری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)
مارچ	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)
اپریل	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)
مئی	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)
جون	غریبؔ سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ مُسدّس
اگست	فیضانِ رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکرِ میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبالؒ کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۹۲ کے خاص نمبر

ماہ	موضوع
جنوری	نعتیہ رُباعیات
فروری	آزادؔ بیکانیری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرتِ منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (اول)
دسمبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (دوم)

۱۹۹۴ کے خاص نمبر

ماہ	موضوع
جنوری	محمد حسین فقیرؔ کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	اخترؔ الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	شیواؔ بریلوی اور جمیل نظرؔ کی نعت
اگست	دیارِ نُور
ستمبر	بےؔ چین رجپوری کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نورٌ علیٰ نور
دسمبر	معراجُ النبی ﷺ (سوم)

۱۹۹۳ کے خاص نمبر

ماہ	موضوع
جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانیؒ
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا
جون	زائرِ مدینہ بہزادؔ لکھنوی کی نعت
جولائی	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (اول)
اگست	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (دوم)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یا رسولَ اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

۱۹۹۵ کے خاص نمبر

ماہ	موضوع
جنوری	حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ
فروری	استغاثے
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی	خواتین کی نعت گوئی
اگست	(اشاعتِ خصوصی)
ستمبر	نعت ہی نعت
اکتوبر	کافیؔ کی نعت
نومبر	غیر مُسلموں کی نعت گوئی
دسمبر	انتخابِ نعت

۱۹۹۶ کے خاص نمبر

جنوری	لطف بریلوی کی نعت
فروری	نعت ہی نعت
مارچ	نعت نمبر اول (اشاعت خصوصی)
اپریل	نعت نمبر اول (اشاعت خصوصی)
مئی	ہجرت رسول ﷺ
جون	سرکار ﷺ کی سیرت
جولائی	سرکار ﷺ کے لئے لفظ "آپ" کا استعمال
اگست	ظہور قدسی
ستمبر	نعت نمبر دوم (اشاعت خصوصی)

قارئین کرام سے دُعا کی درخواست

میری صلاحیتیں والدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لئے مختص ہوئی ہیں اور ماہنامہ "نعت" لاہور کا اجرا میرے والدِ مرحوم راجا غلام محمدؒ (متوفی ۱۶ مئی ۱۹۸۸ بروز پیر) اور میری والدہ مرحومہ نور فاطمہؒ (متوفیہ ۱۹۔ اگست ۱۹۹۰۔ بروز اتوار) کی اشیرباد سے ہوا۔ اس لئے اگر آپ کو ماہنامہ "نعت" میں کوئی چیز پسند آجائے تو ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

--------- ایڈیٹر۔

احترامِ قرآن و حدیث

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ ماہنامہ "نعت" کا ہر صفحہ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے ذکرِ پاک سے مزیّن ہوتا ہے۔ لہٰذا ماہنامہ "نعت" کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اُردو مجموعہ ہائے نعت

۱۔ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (صفحات ۱۳۶)
۲۔ حدیثِ شوق (دوسرا مجموعۂ نعت) ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (صفحات ۱۷۶)
۳۔ منشورِ نعت (اُردو پنجابی فردیات) ۱۹۸۸ (صفحات ۱۷۶)
۴۔ سیرتِ منظوم (بصورت قطعات) ۱۹۹۲ (صفحات ۱۳۸)
۵۔ "۹۲" (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳ (صفحات ۱۱۲)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

۶۔ نعتاں دی اَتّی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷ (صفحات ۱۴۴)
۷۔ حق دی تائید۔ ۱۹۵۶ (۸ صفحات)

تحقیقِ نعت

۸۔ پاکستان میں نعت، ۱۹۹۴ (صفحات ۲۲۴)
۹۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۴ (صفحات ۴۰۰)
۱۰۔ خواتین کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۵ (صفحات ۳۳۶)
۱۱۔ نعت کیا ہے؟ ۔ ۱۹۹۵ (صفحات ۱۱۲)

انتخابِ نعت

۱۲۔ مدحِ رسول ﷺ۔ ۱۹۷۳ (صفحات ۱۹۸)
۱۳۔ نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳ (صفحات ۱۸۴)
۱۴۔ نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ (صفحات ۲۷۶)
۱۵۔ قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ (صفحات ۹۶)
۱۶۔ نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ جنگ پبلشرز کے زیرِ اہتمام۔ چار رنگا طباعت۔ ۱۹۹۳ (صفحات ۸۱۶۔ بڑا سائز)

اسلامی موضوعات پر کتابیں

۱۷۔ احادیث اور معاشرہ۔ ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸ (بھارت میں بھی چھپی) صفحات ۱۹۲
۱۸۔ ماں باپ کے حقوق۔ ۱۹۸۵، ۱۹۹۳ (صفحات ۱۱۲)
۱۹۔ حمد و نعت (تدوین) ۱۶ مضامین، ۳۹ منظومات۔ ۱۹۸۸ (صفحات ۲۲۴)
۲۰۔ میلادُ النبی ﷺ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۸۰ میلادیہ نعتیں۔ ۱۹۸۸ (صفحات ۳۳۶)
۲۱۔ مدینۃ النبی ﷺ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۵۷ منظومات۔ ۱۹۸۸ (صفحات ۲۲۴)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

۲۲- اقبال، احمد رضا، مدحت گرانِ پیغمبر - ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۲ (کلکتہ) ۱۹۸۷ (صفحات ۱۱۲)

۲۳- اقبال، قائدِ اعظم اور پاکستان - ۱۹۸۳، ۱۹۸۷ (صفحات ۱۶۰)

۲۴- قائدِ اعظمؒ ---- افکار و کردار - ۱۹۸۵ (صفحات ۱۶۰)

۲۵- تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) ۱۹۸۲، ۱۹۸۶، ۱۹۹۴ (۲۶۴ صفحات)

مزید کتابیں

۲۶- میرے سرکار ﷺ - ۱۹۸۷ (صفحات ۱۴۴)

۲۷- حضور ﷺ اور بچے - ۱۹۹۳ (صفحات ۱۱۲)

۲۸- تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین ﷺ - ۱۹۹۳ (صفحات ۲۵۶)

۲۹- درود و سلام - ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵ (سات ایڈیشن چھپے) صفحات ۱۲۸

۳۰- قرطاسِ محبت (حُبِّ رسول ﷺ کے مظاہر) ۱۹۹۲ (صفحات ۱۴۴)

۳۱- سفرِ سعادت، منزلِ محبت (سفرنامۂ حجاز) ۱۹۹۲ (صفحات ۲۲۴)

۳۲- راج دُلارے (بچوں کے لئے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱ (صفحات ۹۶)

۳۳- میلادِ مصطفیٰ ﷺ - ۱۹۹۱ (صفحات ۴۸)

۳۴- عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ - ۱۹۸۷، ۱۹۸۸ (صفحات ۳۲)

۳۵- منظومات - (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵ (صفحات ۱۶۰)

۳۶- دیارِ نور - (سفرنامۂ حجاز) ۱۹۹۵ (صفحات ۱۱۲)

۳۷- حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ - ۱۹۹۵ (صفحات ۲۵۶)

تراجم

۳۸- الخصائص الکبریٰ - جلد اول و دوم (از علامہ سیوطیؒ) ۱۹۸۲

۳۹- فتوح الغیب (از حضرت غوثِ اعظمؒ) ۱۹۸۳

۴۰- تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرینؒ) ۱۹۸۲

۴۱- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) ۱۹۷۱

شہناز کوثر کی مطبوعات

ماہنامہ "نعت" لاہور کی ڈپٹی ایڈیٹر شہناز کوثر کی درج ذیل کتابیں چھپ چکی ہیں:

۱- حضور ﷺ کا بچپن - سرکار ﷺ کی دس سالہ حیاتِ پاک کے سال بہ سال واقعات۔ حضور ﷺ کی رضاعت، پرورش اور "عُسرت" کے حوالے سے سیرت نگاروں کی لغزشوں پر بے باکانہ گرفت۔ حضور ﷺ کے بچپن کے موضوع پر پہلی تحقیقی کاوش۔ ۳۵۲ صفحات۔ دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

۲- سیرتِ پاک (گیارہ سے چالیس سال تک) - اس کتاب میں حربِ فُجار، حلف الفضول، حضرت خدیجہؓ سے نکاح، حجرِ اسود کی تنصیب، غارِ حرا کی تنہائیوں میں عبادت کے موضوع پر تفصیلی جزئیات پہلی بار سامنے آئی ہیں۔ حربِ فجار، حلف الفضول، حضور ﷺ کی شادی، تعمیرِ کعبہ اور مختلف اسفار میں شریک افراد کا پہلی مرتبہ تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ اس عرصے میں حضور ﷺ کے غلام، زیرِ کفالت بچوں، ملنے والی خواتین، جان پہچان کے لوگوں اور پڑوسیوں کا ذکر۔ ۳۳۶ صفحات۔

۳- حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت - ۱۹۹۲ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب۔ تحقیق و تفحص کا شاہکار۔ ۳۱۲ صفحات۔

۴- قوسِ قُزح - ۱۹۹۱ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب، جس میں حمد، نعت، مدینۂ کریمہ، درود و سلام، محافظانِ ناموسِ رسالت، اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت اور انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ پر مضامین و مقالات جمع ہیں۔ ۱۹۲ صفحات۔

۵- حضور ﷺ کی معاشی زندگی - پہلی بار دلائل و براہین اور ناقابلِ تردید حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ غریب نہیں تھے۔ ۱۷۶ صفحات۔

۶- حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین - حضور ﷺ کی دادیوں، نانی، والدہ ماجدہ، رضاعی ماؤں، منہ بولی ماؤں، خالاؤں، رضاعی خالاؤں، چچیوں، پھوپھیوں، بہنوں، رضاعی بہنوں، بھابھیوں، ازواجِ مطہرات، خوشدامنوں، سالیوں، بیٹیوں، منہ بولی بیٹی، سمدھنوں، بھتیجیوں، بھانجیوں اور نواسیوں کا تذکرہ۔ اپنے موضوع پر پہلی محققانہ کاوش۔ ۲۳۲ صفحات۔

۷- حضور ﷺ اور مکہ مکرمہ

ماہنامہ **نعت** لاہور